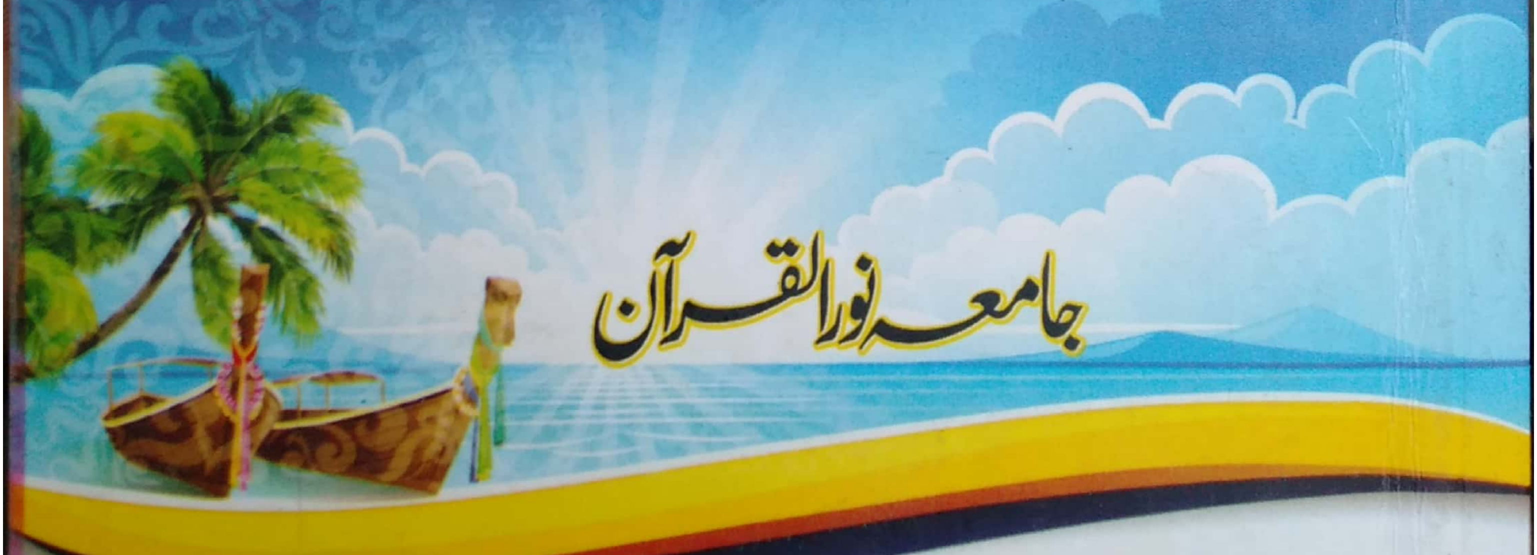
النحو فی الکلام کالملح فی الطعام

ازہار النحو

ابو النور ازہار علی المدنی



جامعہ نور القرآن

ناشر:
علیمیہ پبلشرز کراچی

نام کتاب	:	ازھار النحو
تحریر	:	ابو النور ازھار علی المدنی
تقریظ	:	ابن داود عبد الواحد العطاري عفی عنہ الباري
تعداد	:	گیارہ سو
سن اشاعت	:	مئی 2015ء
صفحات	:	116
ہدیہ	:	-/100 روپے

طابع وناشر

زیر اہتمام

جامعہ نور القرآن

فہرست

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو آفتاب قادریت، ماہتاب رضویت، شیخ طریقت،

امیر اہلسنت

حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دامت فیوضہم

کے توسل سے

اپنی مادر علمی، عظیم علمی وروحانی درسگاہ **جامعۃ المدینہ** عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ کراچی کے ان تمام **اساتذہ کرام** کی طرف منسوب کرتا ہوں جن کی مشرب علم سے تشنگان علم سیراب ہوتے رہیں ہیں اور تا قیامت ہوتے رہیں گے

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ابوالنور ازہار علی المدنی

الاهداء

میں اپنی اس مختصر سی علمی کاوش کو صدقہ جاریہ کے طور پر بالعموم تمام انبیاء، صدیقین، شہداء، صلحاء، مرحومین امت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء، اپنے اعزاء، اقرباء، احباء اور اپنے والدین کریمین خصوصا

والدہ ماجدہ

کی خدمت بابرکت میں ہدیہ کرتا ہوں جنہوں نے باوجود عسر وتنگی، فقر وفاقہ مجھے تعلم دین کے لیے وقت عطا فرمایا اور قدم بقدم اپنی خاص عنایات ودعاؤں کا سہارا دے کر راہ استقامت ہموار فرمائی

اللہ کریم انہیں دارین میں عزت وشرف عطا فرمائے

آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین

العبد الفقير الى ربه القدير

ابو النور ازهار على المدنى

پیش لفظ

علوم آلیہ جو قرآن وسنت اور فقہ کا فہم دینے میں معاون ہوتے ہیں ان سب میں مقدم علم علم التصریف اور پھر علم النحو ہے بڑے بڑے علماء نے فن نحو پر مختصر ومطول، متون وشروح وحواشی کثرت سے تحریر فرمائے جب اللہ تعالی نے مجھے مسند تدریس عطا فرمائی تو مجھے امام النحاۃ علامہ میر سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ کی وہ عظیم المرتبت کتاب جو پاک وہند کے تقریبا تمام مدارس میں داخل نصاب ہے اور بلا شبہ لاکھوں علماء جسے پڑھ چکے ہیں یعنی نحو میر، پڑھانے کا شرف ملا اللہ الحمد طلبہ کرام اس کتاب کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہوئے اور عربی عبارت وفہم اور تراجم میں دیگر کتب نحو پڑھنے والوں کے مقابلے میں نمایاں رہے اسی وقت دل میں خیال آیا کہ نحو میر کی طرز پر کچھ مزید اضافہ کے ساتھ ایک کتاب مبتدی طلبہ کے لیے ہونی چاہیے لہذا بفضل مولی ومصطفیٰ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کام شروع کیا اس دوران مزید تین دفعہ مختصر وقت میں نحو پڑھانے کا شرف ملا تو الحمد للہ یہی غیر مطبوعہ ''ازہار النحو'' پڑھائی اور بفیض مولی قدیر کامیابی ہوئی۔

میں یہ نہیں کہتا کہ یہ کتاب ہمہ جہت کامل واکمل ہے لیکن پڑھنے والے حضرات اسے ان خوبیوں سے مزین پائیں گے۔(ان شاءاللہ عزوجل)

(1)......کتاب کی ترتیب نحو میر کی ترتیب پر رکھی گئی ہے کہ اس ترتیب کا حفظ، اور اجراء دونوں انتہائی آسان ہیں البتہ کچھ اسباق میں مبتدی طلبہ کی ذہنی سطح کی رعایت کرتے ہوئے تقدم وتاخر کیا گیا ہے نیز حتی الامکان حل عبارت کے لیے ضروری قواعد وفوائد پر اکتفاء کیا گیا ہے۔ کتاب کے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں علم الاعراب سے متعلق ضروری اور مفید معلومات دی گئی ہیں اور ابتداء میں کچھ اصطلاحات بھی ذکر کی گئی ہیں جو دوران تحصیل کارآمد ہوں۔

(2)......ہمارے بلاد میں عموما درس نظامی کا طریقہ کار یہ ہے کہ طلبہ کو عربی پڑھنا، سمجھنا سکھایا جائے تکلم وتحریر وتعریب کو ثانوی حیثیت دی جاتی ہے اسی لیے کثیر اکابر علماء فہم عبارت وقراءت کتب میں تو ماہر ہوتے ہیں لیکن تعریب وتکلم میں کمی ہوتی ہے اور یہ بات ہر ذی شعور جانتا ہے کہ کسی زبان کو سیکھنے کا مقصد اس زبان میں لکھے گئے لیٹریچر سے استفادہ کرنا ہوتا ہے، افادہ ایک مشکل ترین امر ہے اسی لیے بہت کم ایسے افراد دیکھنے کو ملتے ہیں جو اپنی قومی یا مادری زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان میں افادہ کرسکیں اب تک نظر جن ابتدائی کتب سے آشنا ہوئی وہ تمام کی تمام اس اسلوب پر تھیں کہ اردو سے عربی بنانے کے قوانین بیان کیے جاتے تھے نتیجۃً طلبہ کی ایک تعداد اس کی استعداد نہ رکھ پاتی اور بسا اوقات درس نظامی سے راہ فرار حاصل کر

لیتی لیکن زیرِ نظر کتاب میں طلبہ کرام کو عربی سے اردو سکھانے کے اصول بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے ان شاء اللہ اس کے بعد طالب علم عربی پڑھنا، درست اعراب لگانا سیکھ جائے گا اور عربی سیکھنے کے بعد عربی کتب سے فن نحو کے نکات دقیقہ ولطائف ادبیہ کا استفادہ بدیہی ہوجائے گا اسی طرح لغوی ابحاث سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف اصطلاحی معانی کے بیان پر اقتصار کیا گیا ہے۔

(3)...... کتاب ہذا میں مبحوث عنہا اصطلاحات نحویہ کو سرخ روشنائی سے ملون کیا گیا ہے تاکہ مصطلحات ممتاز ہوجائیں اور مرکزی نقطہ بحث ذہن متعلّم میں اپنا مرکزی مقام حاصل کرلے۔

(4)...... بعض مفاہیم کے لیے ایک سے زائد اسماء موضوع ہوتے ہیں جنہیں مترادفات کہا جاتا ہے ایسی صورت میں اگر آدمی کو کسی مفہوم کا صرف ایک ہی اسم معلوم ہوتو اسے خجالت وندامت کا سامنا اس وقت کرنا پڑتا ہے جبکہ اسی مفہوم کی تعبیر کسی دوسرے اسم سے کردی جائے مثلاً علم نحو کی تعریف جاننے والے سے علم الاعراب کی تعریف پوچھی جائے تو وہ بغلیں جھانکنے لگے گا کہ یہ کیا ہوتا ہے! حالانکہ اسے اس کا مفہوم معلوم ہے! لہذا کتاب ہذا میں متعدد مقامات پر مرادف اصطلاحات بھی ذکر کی گئی ہیں تاکہ ایک حد تک وہ اس حوالے سے قلق واضطراب کا شکار نہ ہو۔

(5)...... کتاب ہذا میں تعریفات وغیرہ کو حیثیات سے مقید نہیں کیا گیا ہے مثلاً علم نحو کی تعریف میں ہے: ''علم نحو ان قوانین کا نام ہے جن کے ذریعے اسم، فعل اور حرف کو باہم ملانے اور ان کے آخر میں تبدیلی ہونے یا نہ ہونے کی معرفت حاصل ہو۔'' یہاں حیثیت اِعراب وبناء ملحوظ ہے۔ وعلی ھذا القیاس فی کل مقام.

(6)...... ہر سبق کے بعد تمارین کی صورت میں سبق کا بلکہ حتی الامکان سابقہ تمام متعلقہ اسباق کا اجراء کرایا گیا ہے جس کا مقصد درس میں مذکور مفاہیم، قواعد اور فوائد کو طلبہ کے ذہنوں میں راسخ کرنا اور اُن کے نفوس میں مضمر فنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا نیز قوائے معدومہ کو تخلیق کرنا ہے۔

(7)...... اِس کتاب کی امثلہ وتمارین میں بجائے تذکرہ ضرب وقتلِ زید وبکر زیادہ ترجملِ علم وحکم کو ترجیح دی گئی ہے بلکہ بحمدہ تعالی و کرمہ متعدد سحائب آیات شریفہ واحادیث کریمہ کشت زارِ فقیر میں ممطر انوار وتجلیات، منبت محاسن ومنجیات اور قالع رذائل ومہلکات ہیں نیز حتی الوسع کوشش کی گئی ہے کہ وہ کلمات عربیہ ذکر کیے جائیں جن سے مبتدی کی سماعت آشنا ہو کہ عربی سے احساس اجنبیت ختم ہوجائے۔

(8)...... کتاب ہذا میں امثلہ وتمارین کے تراجم سے کف قلم کیا گیا ہے اولاً اس لیے کہ ضرورۃ ترجمہ کے

لیے استاد صاحب موجود ہوتے ہیں اور ثانیاً اس لیے کہ متعلّم کو خود بھی اپنی قوت کو صرف کا موقع میسر ہو اور اس میں فہم معنی کا تجسس پیدا ہو ورنہ اگر وہ کتاب ہی سے ترجمہ پانے کا عادی ہوگا اور یہی چیز اس کی طبیعت میں رسوخ پائے گی تو اپنی صلاحیت کو بروئے کار لائے بغیر ہر عربی عبارت کے ساتھ ترجمے کا متلاشی ہوگا اور یوں اس کی بلا واسطہ اخذ مفہوم کی صلاحیت متاثر ہوگی البتہ ابتدائی اسباق میں مفردات کے معانی کا التزام کیا گیا تاکہ مبتدی طالب علم کے پاس الفاظ کا ذخیرہ ہو ۔

(9)......منصرف اور غیر منصرف کے بیان میں مبتدی طالب علم کو اسباب منع صرف اور ان کے شرائط میں الجھائے بغیر صرف غیر منصرف اسماء کی انواع بیان کردی گئی ہیں جنہیں از بر کر لینے کے بعد اسے (سوائے چند جزئیات کے) غیر منصرف کی معرفت حاصل ہو جائے گی۔

(10)....تمام مرکبات کے تراجم تقریبیہ سے اسباق کو آراستہ کیا گیا ہے تاکہ طلبہ کرام ابتدا سے ہی ایک پیٹرن پر ترجمہ کرنا سیکھیں کہ بار بار اسلوب بدل جانے سے طلبہ تشویش خاطر میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اپنے رب کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولائے کریم اپنی رحمت سے ہمیں اپنے مقاصد حسنہ میں کامیابی و کامرانی نصیب فرمائے، ہمارے اعمال واقوال وافعال میں خلوص اور للّٰہیت عطا فرمائے اور ہماری خستہ وشکستہ مساعی حقیرہ کو اور جنہوں نے اس سلسلے میں ہمیں اپنے بے لوث مفید مشوروں سے نوازا سب کو اپنی جناب عالی میں شرف قبولیت سے بہرہ مند فرمائے کہ اصل المقاصد تو یہی ہے یہ ہو تو سب کچھ ہے اگر چہ کچھ نہ ہو اور اگر یہی نہ ہو تو کچھ نہیں اگر چہ سب کچھ ہو۔

اللهم اغفر لي ولوالدي ولأساتذتي ومشائخي وللمؤمنين والمؤمنات ولكل من له حق علي. وصل على خير خلقك محمد النبي الأمي الحبيب العالي القدر العظيم الجاه وعلى آله وصحبه أجمعين وبارك وسلم.

العبد الفقير الى رحمة ربه القدير

ابو النور ابوالنور ازهار علی المدنی غفرلہ الغنی

آداب مدرسین

گرامی قدر اساتذہ! اگر درج ذیل امور کا خیال فرمالیں تو حصول مقصد میں (ان شاء اللہ) آسانی ہوگی۔

☆ دوسرے سبق میں طلبہ کو مفرد مرکب کی خوب پہچان کرائی جائے۔

☆ اسباق کے حفظ میں کمی نہ کی جائے البتہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ مبتدی طالب علم کو تعریفات سے پہچان کرانا بہت دشوار ہے جبکہ کلمات کی پہچان بلفظہ کرانا آسان اور فائدہ مند ہے۔

☆ حروف جارہ ترنم میں اگر طلبہ کو یاد کروائے جائیں تو عموما بھولتے نہیں۔

☆ تعریف وتنکیر میں بھی تعریف کی بجائے علامات سے پہچان پر زور دیا جائے خصوصا تمرین میں مذکور اسماء اشارات اور موصولات جو سبق میں نہیں ہیں یوں حل کرائیں کہ طلبہ کو ذہن نشین ہو جائیں۔

☆ الف مقصورہ اگر حروف اصلیہ سے زائد ہو تو علامت تانیث بنتا ہے ورنہ اگر حرف اصلی سے بدلا ہوا ہو تو اسم مقصور تو ہوتا ہے لیکن مؤنث نہیں ہوتا۔

☆ معنی سے لفظ کی پہچان نہ کرائی جائے بلکہ علامات سے پہچان کرائیں معنی ضمنا معروف ہو جائے گا۔

☆ جمع مکسر کے اوزان کی خوب مشق کرائی جائے۔

☆ مرکبات کے فارمولے یعنی پہچان اور ترجمہ پر خوب پریکٹس کرائیں کہ ترجمہ سے مرکب اور مرکب سے ترجمہ تک طالب خود پہنچے۔

☆ مرکب بنائی میں تعریف کے ساتھ یہ ضرور سکھایا جائے کہ گیارہ سے انیس تک گنتی ہی مرکب بنائی ہوتی ہے۔

☆ مرکب توصیفی اور جملہ اسمیہ کا الفاظ اور تراجم کے اعتبار سے فرق بتائیے۔

☆ یہ بات ذین نشین رہے کہ جو مرکبات عربیہ اردو میں عربی کی ترکیب پر استعمال ہوتے ہوں ان کو اسی طرح اردو میں ذکر کرلیا جاتا ہے "جملة اسمية، مركب توصيفى" ان کا ترجمہ نہیں کریں گے

☆ اعراب اور حرکات کا فرق ذہن نشین کرائیے کہ اعراب نحوی وہ جو عامل دے اور حرکت کے لیے عامل ضروری نہیں مطلب مرفوع، منصوب اور مجرور عامل سے ہوگا حرکت چاہے کچھ بھی لگی ہو۔

☆ یہ سمجھانے کی کوشش کیجیے کہ حرکات دیکھ کر محل (رفع، نصب، جر) نہیں بتایا جاتا بلکہ عامل سے پہچان ہوتی ہے۔

☆ اسی طرح اگر کوئی وجہ اعراب پوچھے تو جواب میں یہ کہنا کہ "یہ مضاف ہے" غلط ہے یہ کوئی وجہ اعراب نہیں۔

☆ اعراب تقدیری، محلی اور لفظی اچھے انداز میں سمجھادیں۔

☆ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے، نکرہ کے بعد صفت اور معرفہ کے بعد خبر یا حال واقع ہوتا ہے۔

☆ عوامل ابتداءً نقشہ کی صورت میں اجمالاً یاد کرا دیے جائیں۔

☆ مدرس چاہے تو بطور تشویق طلبہ کو مائۃ عامل کی ابتدائی چھوٹی عبارات کے ذریعے تقریباً سارے عوامل عربی میں پڑھا سکتا ہے۔

☆ حروف جارہ کے سبق میں انتہائی اہم بات یہ ہے کہ طالب علم یہ جان لے کہ جار مجرور کس کے متعلق ہے۔

☆ إِنَّ ،أَنَّ کے مقامات ذہن نشین کرا کے اس کی خوب پریکٹس ہونا ضروری ہے۔

☆ لاَ مشابہ بلیس اور لاَ نفی جنس کی پہچان کیسے ہوگی۔

☆ یا حرف نداء کے استعمال بتا کر عقیدہ اہلسنت منادی بعید کو نداء کی جا سکتی ہے پر روشنی ڈالنا بھی فائدے سے خالی نہیں۔

☆ اَنْ مقدرہ کے مواضع کتاب میں عمداً ترک کیے ہیں، اگر اس مقام پر صرف اتنا باور کرا دیا جائے کہ حروف جارہ فعل پر نہیں آتے اگر کہیں ظاہری طور پر آ جائیں تو ان کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے تو یوں اکثر مواقع اس کے تحت آ جاتے ہیں۔

☆ فاعل کی تعریف میں ''فاعل ہمیشہ فعل کے بعد آتا ہے'' پر توجہ دلانا بہت ضروری ہے، کہ اس سے پہلے طالب علم ہر کام کرنے والے کو فاعل کہتا تھا اب نحوی تعریف کے مطابق فاعل پہچانے۔

☆ اسی طرح فاعل جب اسم ظاہر ہو تو تثنیہ یا جمع کا صیغہ ہو ہی نہیں سکتا۔

☆ معمولات فعل کی از حد لفظاً و ترجمۃً پہچان کرائی جائے۔

☆ تمییز کے سبق سے پہلے گنتی ضرور یاد کرائی جائے۔

☆ اسماء مشتقات کی صرفی ابحاث ذکر نہیں کی کہ وہ صرف میں یاد کرا دی جاتی ہیں یہاں اگر صرف میں یہ اسباق گزر چکے تو استاد کچھ سن کے ان کے عامل ہونے کی حیثیت اور عمل ذہن نشین کرائے۔

☆ مصدر کا فاعل کس طرح پہچانا جائے گا اس کی مشق ضروری ہے۔

☆ بدل، تاکید اور عطف بیان کی تراکیب اور ترجمہ کی مشق کرائی جائے۔

تمام تر احتیاط کے باوجود بتقاضائے بشریت اغلاط کا رہ جانا بعید از قیاس نہیں لہٰذا جو حضرات مطلع ہوں نشاندہی فرما کر ماجور و ممنون ہوں۔ یا اللہ! اس کتاب کو جمیع مسلمین کے لیے نافع بنا اور اسے میری اور جن احباب نے اس کتاب کی تیاری میں خصوصی شفقت فرمائی اور رہنمائی کی ان کی بلا حساب مغفرت فرما۔ آمین آمین

ابوالنور ازہار علی المدنی عفی اللہ عنہ الغنی

مُقدّمہ (ابتدائی باتیں)

علمِ نَحو کی تعریف:

علم نحو ان قوانین کا نام ہے جن کے ذریعے اسم، فعل اور حرف کو باہم ملانے اور ان کے آخر میں تبدیلی ہونے یا نہ ہونے کی معرفت حاصل ہو۔

علمِ نَحو کا موضوع:

علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہیں۔

علمِ نَحو کی غرض:

عربی زبان میں غلطی سے محفوظ رہنا۔

حرکات:

زبر، زیر اور پیش کو حرکت اور جس حرف پر کوئی حرکت ہو اسے متحرک کہتے ہیں۔

تنبیہ: زبر کو فتحہ، زیر کو کسرہ اور پیش کو ضمہ کہتے ہیں نیز جس حرف پر فتحہ ہو اسے مفتوح، جس پر کسرہ ہو اسے مکسور اور جس پر ضمہ ہو اسے مضموم کہتے ہیں۔

حروف قمریہ:

چودہ حروف (حق کا خوف عجب غم ہے) کو حروفِ قمریہ اور حروفِ قمریہ کے علاوہ باقی حروف تہجی کو حروفِ شمسیہ کہتے ہیں۔

☆ جب ایسے لفظ پر اَلْ داخل ہو جس کا پہلا حرف شمسی ہو تو اَلْ کے لام کو حرفِ شمسی میں مدغم کر کے پڑھیں گے یعنی لام کا تلفظ نہیں کریں گے: اَلشَّمْسُ.

السلام علیکم

الدرس الأول

لفظ اور اس کی اقسام

لفظ: انسان جس کا تلفظ کرے۔

لفظ کی دو قسمیں ہیں (۱) مہمل (۲) مستعمل

مہمل: بے معنی لفظ کو مہمل کہتے ہیں: وانی، ووٹی وغیرہ۔

مستعمل، موضوع: با معنی لفظ کو مستعمل کہتے ہیں: پانی، روٹی وغیرہ۔

مستعمل کی دو قسمیں ہیں (۱) مفرد (۲) مرکب

مفرد، کلمہ: اکیلے مستعمل لفظ کو مفرد کہتے ہیں: رَجُلٌ، عَالِمٌ، كَرِيمٌ.

مرکب:

دو یا دو سے زائد کلمات کے مجموعہ کو مرکب کہتے ہیں: اَللّٰهُ رَبُّنَا، مُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا.

کلمہ کی تین اقسام ہیں (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

اسم:

وہ کلمہ جس کا معنی کسی زمانے سے (ماضی، حال، مستقبل) سے ملا ہوا نہ ہو: زَيْدٌ، رَجُلٌ.

علامات اسم:

1: شروع میں الف لام ہو: الحَمْدُ. 2: شروع میں حرف جار ہو: مِنَ اللّٰهِ.

3: آخر میں تنوین ہو: زَيْدٌ 4: آخر میں تا متحرکہ ہو: ضَارِبَةٌ.

فعل:

وہ کلمہ جس کا معنی کسی زمانے سے ملا ہوا ہو: عَلِمَ، نَصَرَ، يَعْلَمُ، يَنْصُرُ.

علامات فعل:

1: شروع میں قد ہو: قَدْ نَصَرَ. 2: شروع میں سین ہو: سَيَضْرِبُ.

3: شروع میں سوف ہو: سَوْفَ يَنْصُرُوْنَ.

4: شروع میں حرف جازم (لَمْ، لَمَّا، لام امر، لانهی، اِنْ شرطيه) ہو: لَمْ يَصْبِرْ.

5: شروع میں حرف ناصب (اَنْ، لَنْ، كَيْ، اِذَنْ) ہو: لَنْ اَقُوْلَ.

6: آخر میں ضمیر مرفوع متصل (تَ، تُمَا، تُمْ، تِ، تُمَا، تُنَّ، تُ، نَا) یا تْ ساکن ہو: ضَرَبْتُ.

حرف:

وہ کلمہ جس کا معنی دوسرے کلمہ (اسم، فعل) سے ملے بغیر سمجھ میں نہ آئے:

وَ، فَ، ثُمَّ، اَوْ، اَمْ، اِمَّا، بَلْ، لٰكِنْ، لَا، حَتّٰى.

علامات حرف:

حرف کی پہچان یہ ہے کہ وہ اسم اور فعل کی کوئی علامت قبول نہ کرے۔

حروف جارہ:

بَا، تَا، كَافُ، لَامُ، وَاوْ، مُنْذُ، مُذْ، خَلَا

رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِيْ، عَنْ، اِلٰى، حَتّٰى، عَلٰى

تمرین

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے اسماء وافعال کی پہچان کیجیے

الْحُجْرَةُ، مَيِّتٌ (میت)، مَرِيْضٌ (بیمار)، صَرِيْعٌ (بیہوش)، قَتِيْلٌ (مقتول)، اَسِيْرٌ (قیدی)، الْحَمَامَةُ (کبوتر)، لَنْ يَّبِيْعَ (ہرگز نہیں بیچے گا)، الْهَوَاءُ (ہوا)، الْمَزَّاحُ، كَيْ يَسْقُطَ (تاکہ وہ گرے)، لَمْ تَمْطُرْ (بارش نہیں ہوئی)، أنْ يَجْلِسَ (کہ وہ بیٹھے)، لِلْإِنْسَانِ (انسان کے لیے)، عَلَيْكَ (تم پر)، فِيْ مَجْرٰى (چلنے کی جگہ میں)، إنْ تَقْرُبْ (اگر تو قریب ہو)، فُتِحَتْ (کھولی گئی)، لَمْ يَحْضُرْ (وہ نہیں آیا)، إنْ تَضْرِبْ (اگر تو مارے گا)، كَيْ تَكُوْنَ (تاکہ تو ہو جائے)، بِالنَّهَارِ (دن میں)، بِاللَّيْلِ (رات میں)، إذَنْ يَضْعَفَ (پھر تو وہ کمزور ہوگا)، كَيْ يَسْتَرِيْحَ (تاکہ وہ راحت پائے)، فِي الْكِبَرِ (بڑھاپے میں)، لَا تَشْرِبْ (مت پیو)، الْعُصْفُوْرُ (چڑیا)، التَّاجِرُ، الْكَسْلَانُ (سست)، الفَلَّاحُ (کسان)، الأعْمٰى (اندھا)۔

سوال نمبر 2: سورۃ الفاتحہ کے الفاظ پر غور کیجیے اور اس میں پائے جانے والے اسماء، افعال اور حروف لکھیے۔

الدرس الثاني

معرفه ، نکره

خاص اور عام کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں (1) معرفہ (2) نکرہ

معرفہ:

وہ اسم جو کسی مخصوص چیز کے لیے بنایا گیا ہو: زَیْدٌ ، بَکْرٌ، مَکَّةُ .

نکرہ:

وہ اسم جو کسی عام چیز کے لیے بنایا گیا ہو: رَجُلٌ، شَاةٌ.

معرفہ کی سات اقسام ہیں۔

1: **ضمائر**: هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِیَ، هُمَا، هُنَّ، اَنْتَ، اَنْتُمَا، اَنْتُمْ، اَنْتِ، اَنْتُمَا، اَنْتُنَّ، اَنَا، نَحْنُ.

2: **اعلام**: زَیْدٌ، عَمْرٌو ، بَکْرٌ، بَاکِسْتَانُ، مَکَّةُ ، مَدِیْنَةُ.

3: **اسماء اشارات**: هٰذَا، هٰذَانِ، هٰذَیْنِ، هٰؤُلَاءِ، هٰذِه، هَاتَانِ، هَاتَیْنِ، هٰؤُلَاءِ، ذَالِکَ، تِلْکَ، اُولٰئِکَ.

4: **اسماء موصولات**: الَّذِیْ، اللَّذَانِ ،اللَّذَیْنِ، الَّذِیْنَ، الَّتِیْ، اللَّتَانِ، اللَّتَیْنِ، اللَّوَاتِیْ.

5: **معرف باللام**: الرَّجُلُ، الْعَالِمُ.

☆ کسی بھی اسم نکرہ کے شروع میں الف لام لگا دیں تو یہ معرفہ بن جاتا ہے۔

6: **مضاف**: کِتَابُ زَیْدٍ، رَسُوْلُ اللّٰهِ.

7: **معرف بالنداء:** یَارَسُوْلُ، یَارَجُلُ.

☆ الف لام (اَلْ) کو حرفِ تعریف اور تنوین کو حرفِ تنکیر کہتے ہیں۔

☆ معرفہ کے علاوہ دیگر اسماء نکرہ ہوتے ہیں۔

تمرین

سوال نمبر 1: معرفہ نکرہ الگ الگ کریں نیز وجہ تعریف بھی بیان کریں۔

اَلثِّیَابُ مُلَوَّنَةٌ، اَبْوَابٌ مُغْلَقَةٌ، اَلْکِتَابُ مُمَزَّقٌ، اَلشَّرُّ قَلِیْلُه کَثِیْرٌ، اَلدِّیْنُ نَصِیْحَةٌ، اَنْتَ طَبِیْبٌ، اَنَا مُتَعَلِّمٌ، نَحْنُ مُهَنْدِسُوْنَ، عِنْدَکَ جَوَّالٌ، اَلْاَحْذِیَةُ ضَیِّقَةٌ، اُولٰئِکَ سُعَدَاءُ، یَازَیْدُ، زَیْدٌ حَسِیْنٌ، اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا، نَبِیُّنَا صلی اللہ علیہ وسلم أَفْضَلُ الْخَلْقِ.

سوال نمبر 2: درج ذیل الفاظ کا عربی میں ترجمہ کریں۔

ایک گاؤں، آپ، تو (ایک مرد)، خاص سڑک، ایک گھڑی، کوئی ایک منٹ، تم دونوں، ہم، وہ سب آدمی، کچھ پانی، میرا گھر، کچھ شہد، چند کھجوریں، میرا دوست، ہمارا مدرسہ، یہ، دو کاریں۔

سوال نمبر 3: درج ذیل اسماء میں سے نکرہ کو معرفہ اور معرفہ کو نکرہ بنائیں۔

جَوَّالٌ (موبائل)، اَلْفُطُوْرُ (ناشتہ)، سَیْفٌ (تلوار) اَلطَّائِرَةُ (جہاز)، شُرْطَةٌ (سپاہی)، اَلْحِکَایَةُ (کہانی)، عَصِیْرٌ (جوس)، اَلدَّقِیْقَةُ (منٹ)، اِمْرَأَةٌ (عورت)، اَلنَّجْمُ (ستارہ)، اَلْمِرْوَحَةُ (پنکھا)۔

الدرس الثالث

مذکر و مؤنث

مذکر اور مؤنث ہونے کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں (۱) مذکر (۲) مؤنث

مذکر: وہ اسم جس میں مؤنث ہونے کی کوئی علامت نہ ہو: اَلْمُطْمَئِنٌّ، اَبٌ.

مؤنث: وہ اسم جس کے آخر میں مؤنث ہونے کی کوئی علامت ہو۔

تانیث کی تین علامات ہیں۔

(۱) گول تا: اَلْمُطْمَئِنَّةُ (۲) الف ممدودہ: زَهْرَآءُ (۳) الف مقصورہ: حُسْنٰی

تنبیہ: کچھ اسماء میں علامت تانیث لفظا نہیں ہوتی لیکن یہ مؤنث ہوتے ہیں۔

☆ جسم کے جڑواں اعضاء مؤنث استعمال ہوتے ہیں: عَيْنٌ، اُذُنٌ.

☆ وہ اسماء جو صرف مؤنث کے لیے استعمال ہوتے ہیں: مَرْيَمُ، عُرُوْسٌ.

☆ وہ اسماء جو کسی جگہ کا نام ہوں: مِصْرُ، بَاكِسْتَانُ، لَاهَوْرُ.

☆ ہواؤں کے نام: رِيْحٌ، صَبَا، نَسِيْمٌ.

☆ جہنم کے نام: سَقَرُ، سَعِيْرٌ، جَهَنَّمُ.

تنبیہ: اگر علامت تانیث لفظوں میں پائی جائے تو اسے ''مؤنث قیاسی'' اور اگر لفظوں میں نہ پائی جائے تو اسے ''مؤنث سماعی'' کہتے ہیں۔

تنبیہ: اگر کسی مؤنث کے مقابلے میں نر جاندار پایا جائے تو اسے ''مؤنث حقیقی'' کہتے ہیں: نَاقَةٌ، طَالِبَةٌ، سَيِّدَةٌ اور اگر نر جاندار نہ پایا جائے تو اسے ''مؤنث لفظی'' کہتے ہیں: ظُلْمَةٌ، عَيْنٌ.

تمرین

سوال نمبر 1: مذکر مؤنث الگ الگ کریں نیز وجہ تانیث بھی بیان کریں۔

اَلنَّجّارُ (بڑھئی)، الْمَرْأَةُ، اَلْمِنْدِيْلُ (رومال)، نَاقَةٌ (اونٹنی)، قَلَمٌ، كَسْلَانٌ (سست)، حَمْرَاءُ، سِنٌّ (دانت)، كَفٌّ (ہتھیلی)، عَضُدٌ (بازو)، قَدَمٌ (پاؤں)، عَقَبٌ (ایڑھی)، اِصْبَعٌ (انگلی)، رِجْلٌ (ٹانگ)، فَخِذٌ (ران)، سَاقٌ (پنڈلی)، خَالِدٌ، أب (باپ)، عَطْشٰى (پیاسی)، مِصْرُ (شہر مصر)، يَدٌ (ہاتھ)، مُعَاوِيَةُ (ایک صحابی کا نام)، مُؤْمِنٌ، اُمٌّ، طَالِقٌ (طلاق یافتہ)، زَيْنَبُ، اَلْعَرِيْفُ (کلاس کا مانیٹر)، سَعِيْدٌ (سعادت مند)، عمة (پھوپھی)، جَاهِلٌ (ان پڑھ)، خضراء (سبز)، بقرة (گائے)، كَبِيْرٌ (بڑا)، اِبْنٌ (بیٹا)، والدة، واسعة (کشادہ)، بَاكِسْتَانِی (پاکستانی)، شقيقة (سگی بہن)، طفلة (بچی)، أَسْوَدُ (سیاہ)، اَلْحَارِسُ (محافظ)، اَتَانٌ (گدھی)، دجاجة (مرغی)، اُسْتَاذٌ، اِبِلٌ (اونٹ)۔

سوال نمبر 2: یہ اسماء مؤنث ہیں علامت پہچانیں اور معانی لکھیں۔

حَمَامَةٌ، لَيْلٰى، سَوْدَاءُ، زَيْنَبُ، اُخْتٌ، مِصْرُ، خَالَةٌ، صُغْرٰى، مَرْيَمُ، اُمٌّ، بَاكِسْتَانُ، اُذُنٌ، بُشْرٰى، عَفْرَاءُ، بِنْتٌ، اَلْهِنْدُ، الأَرْضُ، آخِرَةٌ، عُقْبٰى، حَمْرَاءُ، هِنْدٌ، دِهْلِىٌّ، اَلدَّارُ، فَاطِمَةُ، سَلْمٰى، بَيْضَاءُ، مُغْفِرَةٌ، شَاكِرَةٌ، كُبْرٰى، صَحْرَاءُ، مُسْلِمَةٌ، نَارٌ، اَلنَّارُ.

الدرس الرابع

واحد، تثنیہ، جمع

افراد کی تعداد ظاہر کرنے کے لحاظ سے اسم کی **تین قسمیں** ہیں۔

(۱)واحد (۲)تثنیہ (۳)جمع

واحد: وہ اسم جو ایک پر دلالت کرے (ایک فرد ظاہر کرے یا ایک پر بولا جائے):

مُسْلِمٌ، صَادِقَةٌ، صَالِحٌ.

☆ جس میں نہ تثنیہ کی کوئی علامت ہو نہ جمع کی۔

تثنیہ: وہ اسم جو دو پر دلالت کرے: مُسْلِمَانِ، صَادِقَتَانِ، صَالِحَيْنِ.

☆ جس کے آخر میں **"انِ"** یا **"اینِ"** آئے۔

جمع: وہ اسم جو دو سے زائد پر دلالت کرے: مُسْلِمُوْنَ، صَادِقَاتٌ، صَالِحِيْنَ.

جمع کی **دو قسمیں** ہیں (۱)جمع سالم / تصحیح (۲)جمع مکسر / تکسیر

جمع سالم/تصحیح:

وہ جمع جس میں واحد کا صیغہ اپنی حالت پر برقرار رہے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ.

جمع سالم کی **دو قسمیں** ہیں (۱)جمع مذکر سالم (۲)جمع مونث سالم

جمع مذکر سالم:

وہ جمع سالم جو واحد کے آخر میں **"واؤ اور نون"** یا **"یاء ماقبل کسرہ اور نون"** بڑھا کر بنائی گئی ہو: مُشْرِكُوْنَ، مُشْرِكِيْنَ.

☆ جو اسم جمع نہ ہو مگر جمع کا معنی دے اُسے **اسمِ جمع** کہیں گے: رَهْطٌ، قَوْمٌ.

جمع مؤنث سالم :

وہ جمع سالم جو واحد کے آخر میں **''الف اور تا''** بڑھا کر بنائی گئی ہو: مُشْرِكَاتٌ.

جمع مکسر/تکسیر :

وہ جمع جس میں واحد کا صیغہ اپنی حالت پر نہ رہے (اس کے حروف وحرکات وسکنات میں تبدیلی آ جائے) رَجُلٌ سے رِجَالٌ.

☆ کچھ مخصوص اوزان ہیں ان میں سے کسی وزن پر آنے والی جمع، جمع مکسر ہوتی ہے

أَفْعُلٌ، أَفْعَالٌ، أَفْعِلَةٌ، فِعْلَةٌ، فِعَالٌ، فُعَلاءُ، أَفْعِلاءُ، فُعُلٌ، فُعُولٌ

أَكْلُبٌ، أَقْوَالٌ، أَعْوِنَةٌ، غِلْمَةٌ، عِبَادٌ، عُلَمَاءُ، أَنْبِيَاءُ، رُسُلٌ، نُجُومٌ

فُعَّالٌ، فَعْلٰى، فَعَلَةٌ، فِعَلٌ، فِعْلانٌ

خُدَّامٌ، مَرْضٰى، طَلَبَةٌ، فِرَقٌ غِلْمَانٌ

تمرین

سوال نمبر 1: واحد اور تثنیہ الگ کر کے تثنیہ کو واحد اور واحد کو تثنیہ بنائیں۔

اَللُّؤْلُؤُ، وَرْدَتَانِ، جَرِيْدَةٌ، القَلَمَان، اَلْمُصَنِّفُ، مُسْلِمَان، لِسَانٌ، ثُعْبَان، مُرْشِدٌ، دَابَّتَانِ، اَلْمَكْتَبُ، مَسْجِدَانِ، عَظْمٌ، رِيْشَتَانِ.

سوال نمبر2: واحد اور جمع کو الگ الگ کریں نیز قسم جمع متعین کریں۔

اَلْاَشْجَارُ، بَحْرٌ، اَلْوَالِدَاتُ، دُرُوْسٌ، صَابِرٌ، سِهَامٌ، فُؤَاد، اَلْكُتُبُ، اَلْخَبِيْثَاتُ، رَسُوْلٌ، مَحَّايَةٌ، عَمَل، سَوَاعِدُ، اَلْكَتِفُ، غِلْمَةٌ، اَلسَّاهُوْنَ، كَلِمَاتٌ، خُشُبٌ، حَمْرَاوَات، كَلْبٌ، اَطْعِمَةٌ.

الدرس الخامس

مرکبات

مرکب کی دو قسمیں ہیں (۱) مفید (۲) غیر مفید

مرکب مفید:

وہ مرکب ہے جس کے سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو جائے: ضَرَبَ زَیْدٌ، زَیْدٌ ضَارِبٌ، اِضْرِبْ زَیْدًا.

تنبیہ: اسے "جملہ"، "کلام"، "مرکب تام" اور "مرکب کلامی" بھی کہتے ہیں۔

مرکب غیر مفید/ناقص:

وہ مرکب جس کے سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو: رَجُلٌ عَالِمٌ.

جملے کی دو قسمیں ہیں (۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ:

وہ جملہ جس کے کہنے والے کو جھوٹا یا سچا کہا جا سکے: زَیْدٌ قَائِمٌ.

جملہ انشائیہ:

وہ جملہ جس کے کہنے والے کو جھوٹا یا سچا نہ کہا جا سکے: اِضْرِبْ.

مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں

(۱) مرکب اضافی (۲) مرکب توصیفی (۳) مرکب بنائی (۴) مرکب منع صرف

☆ جملے کے اسم یا فعل سے شروع ہونے کے اعتبار سے بھی اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ

الدرس السادس

مرکب اضافی

وہ مرکب جس میں ایک اسم دوسرے اسم کی طرف **مضاف** (منسوب) ہو: قَلَمُ الْوَلَدِ.

☆ جب دو اسم اس طرح آئیں کہ **پہلا نکرہ اور دوسرا معرفہ** ہو تو یہ عموماً **"مرکب اضافی"** ہوتا ہے: عَذَابُ اللّٰهِ، كِتَابُ اللّٰهِ، كَلَامُ النَّبِيِّ.

☆ کسی اسم ظاہر کے بعد اگر **ضمیر متصل** آئے تو یہ مرکب اضافی ہی ہوگا: كِتَابُهٗ.

☆ مرکب اضافی کے پہلے جزء کو **"مضاف"** اور دوسرے کو **"مضاف الیہ"** کہتے ہیں: "عَذَابُ اللّٰهِ" میں "عَذَابُ" مضاف اور "اللّٰهِ" مضاف الیہ ہے۔

☆ اگر کسی اسم کو معرفہ کی طرف مضاف کیا جائے تو وہ بھی **معرف بالاضافۃ** اور اگر نکرہ کی طرف مضاف کیا جائے تو وہ **نکرہ مخصوصہ** بن جاتا ہے: "قَلَمُ الْوَلَدِ" میں "قَلَمُ" **معرفہ** اور "كِتَابُ رَجُلٍ" میں "كِتَابُ" **نکرہ مخصوصہ** ہے۔

☆ غَيْرُ، مِثْلُ، نَحْوُ وغیرہ الفاظ **نکرہ ہی** رہتے ہیں معرفہ نہیں ہوتے۔

☆ مضاف کا اعراب بدلتا رہتا ہے کبھی رفع، کبھی نصب اور کبھی جر آتا ہے مگر مضاف الیہ ہمیشہ **مجرور** ہوتا ہے۔

☆ مضاف پر **الف لام اور تنوین** نہیں آتی البتہ مضاف الیہ پر الف لام یا تنوین آسکتی ہے: كِتَابُ اللّٰهِ میں "كِتَابُ" پر تنوین یا الف لام نہیں ہے اور "اللّٰهِ" پر جر ہے۔

☆اسی طرح مضاف تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہوتو اس کے آخر سے **نون اعرابی** گر جاتا ہے: كِتَابَا زَيْدٍ، عَالِمُوا الْمَدِيْنَةِ.

☆بعض اوقات ایک ترکیب میں ایک سے زائد مضاف ہوتے ہیں: غُلَامُ وَلَدِ زَيْدٍ اس میں پہلے "غُلَامُ" مضاف ہے "وَلَدِ" کی طرف پھر "وَلَدِ"، "زَيْدٍ" کی طرف مضاف ہے۔

☆مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہوسکتی اسی لیے اگر مضاف کی صفت لگانا ہوتو وہ مضاف الیہ کے بعد لگاتے ہیں: غُلَامُ الرَّجُلِ الصَّالِحُ.

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

☆مرکب اضافی کا ترجمہ کرتے وقت پہلے مضاف الیہ کا اور پھر مضاف کا ترجمہ کرتے ہیں اور درمیان میں "**کا، کی، کے، را، ری، رے، نا، نی، نے**" آتا ہے اور آخر میں **ہے یا ہیں** نہیں آتا "رَحْمَةُ اللّٰهِ" کا ترجمہ (اللہ کی رحمت)، "كِتَابُ اللّٰهِ" کا (اللہ کی کتاب)، اور "مُعْجِزَاتُ النَّبِيِّ" کا (نبی کے معجزے)، "أَنْفُ الرَّجُلِ" کا (مرد کی ناک)، "قَلَمُكَ" کا (تیرا قلم)، "كُرَّاسَتُكَ" کا (تیری کاپی)، اور "أَعْمَالُنَا" کا (ہمارے اعمال)۔

☆ثلاثۃ تاعشر گنتی بھی مضاف ہوتی ہے لیکن ساری گنتی میں ترجمہ پہلے عدد کا پھر معدود کا کرتے ہیں **کا، کی، کے** نہیں آتا: خمسة مياه (پانچ پانی)۔

☆ بعض یا کل وغیرہ الفاظ مضاف ہوتو بھی درمیان میں کا، کے، کی نہیں آتا۔

تمرین

سوال نمبر1: مندرجہ ذیل جملوں میں سے مرکبات اضافیہ الگ الگ کریں۔

جَاءَ یَوْمُ الدِّیْنِ، اللّٰہ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالأَرْضِ، وَھُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، الْمُسْلِمُ أَخُوالْمُسْلِمِ، مِفْتَاحُ الْجَنَّةِالصَّلَاةُ، الدُّنْیَاسِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُالْکَافِرِ، آفَةُالْعِلْمِ النِّسْیَانُ، خَادِمُ الْمُلْکِ أَمِیْنٌ، زُوَاجُ رَسُوْلِ اللّٰہِ أُمَّھَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ، نُوْرُالْقَمَرِ مُسْتَفَادٌمِّنْ نُوْرِالشَّمْسِ، قَرْنُ الْبَقَرَةِ قَصِیْرٌ، مَاءُ الْبَحْرِطَاھِرٌ.

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل الفاظ کا عربی میں ترجمہ کریں۔

اہل جنت کی زبان، مکتبۃ المدینہ کی کتاب، محنت کی عظمت، ایمان کی دولت، میرے دوست کا موبائل، دل کا ڈاکٹر، سنتوں کی بہار، نبی ﷺ کا معجزہ، میرے أعضاء، دل کا آپریشن، کھانے کا طریقہ، طالب علم کی دوکتابیں، میرے گھر کی دیوار، ہمارے ملک کی آب وہوا، تمہارے ملک کے سیاح، ان عورتوں کے رونے کا اثر، ان لوگوں کے علم کی شہرت، میرے باغ کا منظر، قدر کی رات، ہمارے مدرسے کے بچے، ہمارے مدرسے کے دولڑکے، ہمارے مدرسے کی استانیاں، رسول کا پیغام، اللہ کے فضل کی علامت، عید کے دن کی چھٹی، نبی ﷺ کے میلاد کا دن، سچ کی زبان، اللہ کا خوف، احسان کا بدلہ، غیب کا عالم، موسیٰ کی کتاب۔

دیوار(جدار)، ملک(بلد)، آب وہوا(جو)، لوگ(الناس)، باغ(حدیقة)، بچے(اطفال)، لڑکیاں(بنات)، استانیاں(معلمات)، پیغام(دعوة)، رونا(بکاء).

مرکب توصیفی

وہ مرکب جس میں دوسرا جز پہلے جز کی کوئی صفت (اچھائی، برائی، چھوٹائی، بڑائی وغیرہ) بیان کرے: رَجُلٌ صَالِحٌ، وَلَدٌ شَرِیْرٌ، اَلْقَلَمُ الصَّغِیْرُ، اَلْکِتَابُ الْمُفِیْدُ.

☆ جب دو اسم اس طرح آئیں کہ **دونوں یا تو معرفہ ہوں یا دونوں نکرہ** ہوں تو عام طور پر یہ مرکب توصیفی ہوتا ہے: رَجُلٌ عَالِمٌ، اللّٰہ الرَّزَّاقُ، اللّٰہ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ.

☆ مرکب توصیفی کے پہلے جز کو **"موصوف"** اور دوسرے کو **"صفت"** کہا جاتا ہے۔

☆ اگر درمیان کلام میں نکرہ کے بعد جملہ آ جائے تو نکرہ موصوف بنتا ہے: ضَرَبَ رَجُلٌ یَعْلَمُ، جَاءَنِیْ وَلَدٌ یَلْعَبُ، ذَهَبَتْ طِفْلَةٌ أَبُوْهَا عَالِمٌ.

☆ صفت تعریف وتنکیر، تذکیر وتانیث، افراد وجمع اور اعراب میں اپنے موصوف کے **مطابق** ہوگی: رَجُلٌ عَالِمٌ میں دونوں نکرہ، مذکر، واحد اور حالت رفعی میں ہیں۔

☆ موصوف اگر جمع مکسر ہو اور عاقل نہ ہو تو اس کی صفت **واحد مؤنث** بھی لا سکتے ہیں اور جمع مؤنث بھی: اَلْجِبَالُ عَالِیَةٌ، اَلْجِبَالُ عَالِیَاتٌ.

☆ علم موصوف بنتا ہے صفت کبھی نہیں بنتا اور ضمیر نہ موصوف بنتی ہے نہ صفت۔

☆ ثلاثة تا عشرة گنتی اگر معدود سے پہلے آئے تو مضاف اور بعد میں آئے تو صفت بنتی ہے۔

☆ ایک موصوف کی کئی صفتیں بھی آسکتی ہیں: اللّٰہ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ.

الدرس السابع

مرکب توصیفی

وہ مرکب جس میں دوسرا جز پہلے جز کی کوئی صفت (اچھائی، برائی، چھوٹائی، بڑائی وغیرہ) بیان کرے: رَجُلٌ صَالِحٌ ،وَلَدٌ شَرِيرٌ ،الْقَلَمُ الصَّغِيرُ، الْكِتَابُ الْمُفِيدُ.

☆ جب دو اسم اس طرح آئیں کہ **دونوں یا تو معرفہ ہوں یا دونوں نکرہ** ہوں تو عام طور پر یہ مرکب توصیفی ہوتا ہے: رَجُلٌ عَالِمٌ ، اللهُ الرَّزَّاقُ ،اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ.

☆ مرکب توصیفی کے پہلے جز کو **"موصوف"** اور دوسرے کو **"صفت"** کہا جاتا ہے۔

☆ اگر درمیان کلام میں نکرہ کے بعد جملہ آ جائے تو نکرہ موصوف بنتا ہے: ضَرَبَ رَجُلٌ يَعْلَمُ، جَاءَنِيْ وَلَدٌ يَلْعَبُ، ذَهَبَتْ طِفْلَةٌ أَبُوْهَا عَالِمٌ.

☆ صفت تعریف وتنکیر، تذکیر وتانیث، افراد وجمع اور اعراب میں اپنے موصوف کے **مطابق** ہوگی: رَجُلٌ عَالِمٌ میں دونوں نکرہ، مذکر، واحد اور حالت رفعی میں ہیں۔

☆ موصوف اگر جمع مکسر ہو اور عاقل نہ ہو تو اس کی صفت **واحد مؤنث** بھی لا سکتے ہیں اور جمع مؤنث بھی: الْجِبَالُ عَالِيَةٌ، الْجِبَالُ عَالِيَاتٌ.

☆ علم موصوف بنتا ہے صفت کبھی نہیں بنتا اور ضمیر نہ موصوف بنتی ہے نہ صفت۔

☆ ثلاثة تاعشرة گنتی اگر معدود سے پہلے آئے تو مضاف اور بعد میں آئے تو صفت بنتی ہے۔

☆ ایک موصوف کی کئی صفتیں بھی آ سکتی ہیں: اللهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ.

☆ جو جملہ نکرہ کے بعد ہو وہ صفت بنتا ہے اور اُس میں موصوف کے مطابق ضمیر کا ہونا ضروری ہے: جَاءَ رَجُلٌ أَبُوهُ عَالِمٌ، جَائَتْ اِمْرَأَةٌ أَبُوهَا عَالِمٌ.

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

ترجمہ کرتے ہوئے پہلے صفت کا ترجمہ پھر موصوف کا کرتے ہیں: رَجُلٌ عَالِمٌ (عالم مرد)، اللّٰهُ الرَّزَّاقُ (رزق دینے والا اللہ)، اللّٰه رَبُّ الْعَالَمِيْنَ (عالمین کا رب اللہ)۔

☆ جب مضاف کی صفت ہو تو پہلے مضاف الیہ پھر صفت اور آخر میں مضاف کا ترجمہ کرتے ہیں: کتاب خالد المفید (خالد کی مفید کتاب)۔

☆ اگر صفتیں ایک سے زائد ہوں تو ہر دو صفتوں کے درمیان "کاما (،)" اور آخری صفت سے پہلے "اور" کا اضافہ کر لیتے ہیں: عالمین کے رب، رحمٰن، رحیم اور یوم جزا کے مالک اللہ۔

مرکب بنائی:

وہ مرکب غیر مفید جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک بنا دیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف (واوَ) کو شامل ہو: أَحَدَ عَشَرَ تا تِسْعَةَ عَشَرَ.

☆ گیارہ سے انیس تک کے اعداد ہی مرکب بنائی ہوتے ہیں۔

مرکب منع صرف:

وہ مرکب غیر مفید جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک بنا دیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو شامل نہ ہو: بَعْلَبَكُّ، مَعْدِيْكَرِبُ.

تمرین

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے مرکبات توصیفیہ الگ الگ کریں۔

أَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً، فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ، أَسْقَيْنَاكُمْ مَّاءً فُرَاتًا، هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ، فِيْهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ، الْكَلَامُ اللَّيِّنُ يَلِيْنُ الْقُلُوْبَ، فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَاضِيَةٍ، فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَأْكُوْلٍ، مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ. رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا.

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل الفاظ کی مناسب صفات بیان کریں۔

الاِنْسَانُ، الْمُلْكُ، فَرَسَان، بُسْتَانٌ، الْكِلَابُ، بَقَرَةٌ، الأُمَّةُ، مُنَافِقُوْنَ، الْمَاءُ، الْفَوْزُ، وِسَادَةٌ، الْكَلِمَاتُ، اللُّغَةُ، غُرْفَةٌ. اَلآيَةُ، اَلْبِئْرُ، اَلشَّمْسُ، سَرِيْرٌ، جَنَّةٌ، اَلرُّسُلُ، اَلنَّارُ.

سوال نمبر 3: اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔

القرآن الحكيم، الصراط المستقيم، المسجد الحرام، الشيطان الرجيم، الحج الاكبر، الدين الخالص، المؤمن الصالح، العمل الصالح، اليوم الآخر. آيات بينات، قرية اهلكناها

الدرس الثامن

جملہ اسمیہ

وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم (مبتدا) ہو۔

☆ جب دو اسم اکٹھے آئیں ان میں سے **پہلا معرفہ اور دوسرا نکرہ** ہو تو یہ جملہ اسمیہ ہو سکتا ہے اَللّٰهُ رَحِيْمٌ، اَلنَّبِىُّ كَرِيْمٌ، هُوَ صَادِقٌ وغیرہ۔

☆ مرفوع اسم معرفہ کے بعد اگر فعل آ جائے تو بھی جملہ اسمیہ ہوگا: زَيْدٌ ضَرَبَ.

☆ جملہ اسمیہ کے پہلے جز کو **مبتدا** اور دوسرے کو **خبر** کہتے ہیں: "اَلْكِتَابُ عَظِيْمٌ" میں "اَلْكِتَابُ" مبتدا، اور "عَظِيْمٌ" خبر ہے۔

☆ مبتدا **"مسند الیہ"** اور خبر **"مسند"** اور ان کے درمیان کی نسبت **"اسناد"** ہوتی ہے۔

☆ مبتدا ہمیشہ **معرفہ یا نکرہ مخصوصہ** ہوگا: مُحَمَّدٌ نَبِىٌّ، غُلَامُ رَجُلٍ قَائِمٌ.

☆ مبتدا اور خبر واحد جمع، تذکیر و تانیث میں برابر ہوں گے: "هُوَ أَحَدٌ" میں دونوں واحد مذکر ہیں اور "هُمْ مُفْلِحُوْنَ" میں دونوں جمع مذکر ہیں "اَلْمَرْأَةُ صَادِقَةٌ" میں دونوں واحد مؤنث اور "هُنَّ عَالِمَاتٌ" میں دونوں جمع مؤنث ہیں

☆ مبتدا اور خبر دونوں ہمیشہ **مرفوع** ہوتے ہیں (مرفوع ہونے کی مختلف صورتیں ہیں جن کا بیان آئندہ اسباق میں آئے گا ان شاء اللّٰه).

☆ ایک مبتدا کی کئی خبریں بھی آ سکتی ہیں: زَيْدٌ عَالِمٌ فَاضِلٌ عَابِدٌ.

☆ اگر ایک جار مجرور اور ایک اسم آئے تو جار مجرور اپنے متعلق سے ملکر خبر اور اسم مبتدا ہوگا اس صورت میں **خبر پہلے اور مبتدا بعد** میں بھی آ سکتا ہے: فِى الدَّارِ رَجُلٌ.

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

☆جملہ اسمیہ کا ترجمہ کرتے ہوئے پہلے، مبتدا کا ترجمہ کرتے ہیں پھر خبر کا اور آخر میں "ہے، ہیں، ہوں" کا اضافہ کرتے ہیں: "اَللّٰہُ رَحِیْمٌ" کا ترجمہ "اللہ رحیم ہے" اور "هُمْ عَالِمُوْنَ" کا "وہ عالم ہیں" اور "أَنْتَ صَادِقٌ" کا "تم سچے ہو"۔

تمرین

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل امثلہ پر غور کیجیے اعراب لگائیے اور ترجمہ کیجیے۔

الرزق حلال، الشاكرون محسنون، الزكوة صدقة، الوالدان شريفان، الزبور كتاب، الرسولان صادقان، الطعام لذيذ، الساحران كاذبان، الله نور، السورتان جميلتان، الارض واسعة، الفريقان جاهلان، الباب مفتوح، الجنتان نظيفتان، الدم حرام، الملكان سريعان، زيد طفل، خالد شيخ، الزوجتان صالحتان، سعاد غائبة، العابدان شاكران، الروضة جميلة، البنت طالبة، المجاهدون صابرون، الصلوة عبادة، الناظرون مجرمون، الباقيات صالحات.

سوال نمبر 2: عربی میں ترجمہ کریں۔

زید کا گھر اچھا ہے، خالد کا گھر پرانا ہے، زید کے دونوں گھر نئے ہیں، خالد کے دونوں گھر پرانے ہیں، زینب کا مدرسہ قریب ہے، مدرسے کی عمارت قدیم ہے، زید کا بیٹا خالد کا ماموں ہے، زینب کی ماں زید کی خالہ ہے۔

الدرس التاسع

جملہ انشائیہ

جملہ انشائیہ کی دس مشہور اقسام ہیں۔

1: امر: اِضْرِبْ (تو مار)۔ 2: نہی: لا تَضْرِبْ (تو مت مار)۔

3: تمنی: یَالَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرَابًا (کاش کہ میں مٹی ہو جاتا)۔

4: ترجی: لَعَلِّیْ أعْمَلُ صَالِحًا (شاید کہ میں نیک کام کروں)۔

5: استفہام: هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ (کیا زید نے مارا)۔

6: عقود: بِعْتُ، اِشْتَرَيْتُ (میں نے بیچا، میں نے خریدا)۔

7: ندا: يَا زَيْدُ 8: تعجب: مَا أحْسَنَ زَيْدًا (زید کتنا حسین ہے)۔

9: قسم: وَاللّٰهِ لأضْرِبَنَّ زَيْدًا (اللہ کی قسم میں زید کو ضرور ماروں گا)۔

10: عرض: ألاتَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا (ہمارے پاس آیئے تاکہ آپ خیر پائیں۔

تمرین

سوال نمبر: 1 مندرجہ ذیل جملے جملہ انشائیہ کی کونسی قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟

هَلْ أَنْتَ زَيْدٌ؟، اُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ، لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ، بِعْتُه، اِشْتَرَيْتُ عَبْداً، لَعَلَّ الْمَطَرَ يَنْزِلُ، أَزَيْدٌ قَائِمٌ، لا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، اَلَا تَقُوْلُ الصِّدْقَ فَتَفُوْزَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ، رَضِيَ اللّٰه تَعَالٰى عَنْهُ، اَللّٰهُمَّ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ، مَا أَحْسَنَكَ، مَا أَجْمَلَكَ، بِئْسَ الْمَصِيْرُ، نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ.

الدرس العاشر

معرب، مبنی

معرب:

وہ کلمہ جس کا آخر عامل کے بدلنے کی وجہ سے بدلتا رہے: جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ.

☆ جَاءَ، رَأَيْتُ، اور بِ **عامل** زَيْد **معمول** دال **محل اعراب** اور ضمہ، فتحہ اور کسرہ **اعراب** ہے۔

مبنی:

وہ کلمہ جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے: هٰؤُلاءِ۔

مبنی کی دو قسمیں ہیں (۱) مبنی الاصل (۲) مشابہ مبنی الاصل

مبنی الاصل: یہ چار چیزیں ہیں۔

(۱) فعل ماضی (۲) فعل امر حاضر معروف (۳) تمام حروف (۴) جملہ

مشابہ مبنی الاصل: اس کی آٹھ قسمیں ہیں۔

(۱) ضمائر (۲) اسماء اشارات (۳) اسماء موصولات (۴) اسماء افعال (۵) اسماء اصوات (۶) اسماء ظروف (۷) اسماء کنایات (۸) مرکب بنائی

☆ مبنیات کے علاوہ تمام کلمات معرب ہوتے ہیں۔

☆ کچھ کلمات ہوتے تو معرب ہیں لیکن جب کسی خاص مقام پر آئیں تو مبنی استعمال ہوتے ہیں ان کی تفصیل عنقریب آئے گی (ان شاء اللہ)۔

الدرس الحادی عشر

مضمرات

اسم ضمیر اس اسم کو کہتے ہیں جو متکلم، مخاطب یا غائب پر دلالت کرے۔

☆ اگر ضمیر لکھنے اور بولنے میں آئے تو اسے "ضمیر بارز" اور اگر لکھنے بولنے میں نہ آئے تو اسے "ضمیر مستتر" کہتے ہیں۔

پھر ضمیر بارز کی دو قسمیں ہیں (۱) متصل (۲) منفصل

ضمیر متصل: وہ ضمیر جو ہمیشہ اپنے سے پہلے والے کلمے کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔

ضمیر منفصل: وہ ضمیر جو اپنے سے پہلے والے کلمے سے ملی ہوئی نہ ہو۔

ضمیر متصل کی **تین قسمیں** ہیں

(۱) ضمیر مرفوع متصل (۲) ضمیر منصوب متصل (۳) ضمیر مجرور متصل

ضمیر مرفوع متصل :

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب		الف تثنیه	واؤ جمع
مؤنث غائب			نون نسوه
مذکر حاضر	تَ	تُمَا	تُمْ
مؤنث حاضر	تِ	تُمَا	تُنَّ
متکلم	تُ		نَا

☆ یہ ضمیریں فعل ماضی کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہیں اور ہمیشہ **فاعل** یا **نائب الفاعل** بنتی ہیں۔

ضمیر منصوب متصل، ضمیر مجرور متصل:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	ہ	هُمَا	هُمْ
مؤنث غائب	هَا	هُمَا	هُنَّ
مذکر حاضر	كَ	كُمَا	كُمْ
مؤنث حاضر	كِ	كُمَا	كُنَّ
متکلم	ی		نَا

☆ یہ ضمیر اگر فعل کے ساتھ یا اِنَّ وغیرہ کے ساتھ آئیں تو ان کو **ضمیر منصوب متصل** کہا جاتا ہے اور اگر اسم یا حرف جر کے ساتھ آئیں تو انہیں **مجرور متصل** کہا جاتا ہے۔

☆ اگر فعل کے ساتھ ہو تو **مفعول** بنتی ہے اور اِنَّ کے ساتھ ہو تو **اِنَّ کا اسم** بنتی ہے۔

☆ یہ ضمیر حرف جار کے بعد ہو تو **مجرور بحرف جار** اور اسم کے بعد ہو تو **مضاف الیہ** بنتی ہے۔

ضمیر منفصل کی **دو قسمیں** ہیں (۱) مرفوع منفصل (۲) منصوب منفصل

ضمیر مرفوع منفصل:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	هُوَ	هُمَا	هُمْ
مؤنث غائب	هِيَ	هُمَا	هُنَّ
مذکر حاضر	أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ
مؤنث حاضر	أَنْتِ	أَنْتُمَا	أَنْتُنَّ
متکلم	أَنَا		نَحْنُ

☆ یہ ضمیر مبتدا بنتی ہے۔

ضمیر منصوب منفصل:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	اِیَّاہ	اِیَّاھُمَا	اِیَّاھُمْ
مؤنث غائب	اِیَّاھَا	اِیَّاھُمَا	اِیَّاھُنَّ
مذکر حاضر	اِیَّاکَ	اِیَّاکُمَا	اِیَّاکُمْ
مؤنث حاضر	اِیَّاکِ	اِیَّاکُمَا	اِیَّاکُنَّ
متکلم	اِیَّایَ		اِیَّانَا

☆ یہ ضمیر مفعول بنتی ہے۔

تمرین

سوال نمبر 1: ضمیر پہچانیں اور ترجمہ کریں۔

أَنَـا بَشَرٌ، نَحنُ مُصلِحُونَ، أنَا یُوسُفُ، نَحنُ مَحرُومُونَ، أنَا رَبُّکُمُ الأَعلٰی، نَحنُ مُستَهزِؤُونَ، فَکَذَّبُوهُ فَأهلَکنَاهُم، وَمَا أَسئَلُکُم عَلَیهِ مِنْ أجرٍ، هُـوَشَاعِر، أنَا أُحیِی وَأُمِیتُ، مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِم، اِنْ طَلَّقَکُنَّ، أَنتَ یُوسُفُ، هَلْ أُنَبِّئُکُم، اِیَّاکَ نَعبُدُ وَاِیَّاکَ نَستَعِینُ، هُمَا فِی الغَار.

الدرس الثانی عشر

اسم اشارہ

اسم اشارہ قریب:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	هٰذَا	هٰذَانِ ، هٰذَيْنِ	هٰؤُلاءِ
مؤنث	هٰذِه	هَاتَانِ ، هَاتَيْنِ	هٰؤُلاءِ

اسم اشارہ بعید:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ذَالِکَ	ذَانِکَ ،ذَیْنِکَ	اُولٰئِکَ
مؤنث	تِلْکَ	تَانِکَ ،تَیْنِکَ	اُولٰئِکَ

☆ ثَمَّ ، ثَمَّہ هُنَا، هٰهُنَامکان قریب کے لیے کے استعمال کیے جاتے ہیں۔

☆ هُنَاکَ، هُنَالِکَ مکان بعید کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

☆ اسم اشارہ کے بعد آنے والا اسم معرف باللام ہوتو تین ترکیبیں ہوسکتی ہیں۔

(۱) اسم اشارہ، مشارالیہ (۲) موصوف ،صفت (۳) مبدل منہ، بدل

☆ اگر بعد میں آنے والا اسم غیر معرف باللام ہوتو یہ مبتدا اور خبر بنتے ہیں: هٰذَا کِتَابُکُمْ (یہ تمہاری کتاب ہے)۔

☆ اگر اسم اشارہ، مرکب اضافی کے بعد آئے تو یہ مضاف کی صفت ہوگا کِتَابُکُمْ هٰذَا (تمہاری یہ کتاب)۔

ترجمه کرنے کا طریقہ:

☆ پہلے اسم اشارہ کا پھر مشار الیہ کا بلا اضافہ ترجمہ کرتے ہیں: ذالک الکتاب (وہ کتاب، اس کتاب)۔

تمرین

سوال نمبر 1 ترجمہ کریں

هٰذَا قَلَمٌ، هٰذِه حُجْرَةٌ، هٰذَانِ قَلَمَانِ، هَاتَانِ آيَتَانِ، هٰذِه أقْدَامٌ، هٰؤُلاءِ مُعَلِّمَاتٌ، هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ، مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا، هٰذِه تَذْكِرَةٌ، هٰذَانِ لَسَاحِرَان، هٰؤُلاءِ بَنَاتِىْ، اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ، ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ، تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ، فَذَانِك بُرْهَانَانِ، اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْن، هٰؤُلاءِ اَضَلُّوْنَا، هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ.

سوال نمبر 2 عربی میں ترجمہ کریں۔

یہ سب کتابیں ہیں، وہ سب کتابیں ہیں، یہ سب استاد ہیں، وہ سب استاد ہیں، یہ دو امتیں ہیں، وہ دو امتی ہیں، یہ رسول ہیں، وہ رسول ہیں، وہ کامیاب ہیں، وہ دو استانیاں ہیں، وہ سب ستارے ہیں، تمہارے یہ طلبہ، ان کے وہ قلم، یہ تمہاری کتاب ہے، وہ ہمارا مدرسہ ہے، یہ کتاب، وہاں اسکول ہے، یہاں زید ہے، یہ میرا بھائی ہے، تمہاری اس نماز، یہاں کمپیوٹر ہے ،وہاں رکو۔

الدرس الثالث عشر

اسم موصول

(وہ،اس،ایسا)

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اَلَّذِیْ	اَللَّذَانِ ، اَللَّذَيْنِ	اَلَّذِيْنَ
مؤنث	اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ ، اَللَّتَيْنِ	اَلّٰتِیْ ، اَللَّوَاتِیْ

☆مَنْ ، مَا ، اَیٌّ، اور اَیَّةٌ بھی اسماءموصولہ ہیں۔

☆اسم موصول کے بعد ہمیشہ ایک جملہ اسمیہ یافعلیہ آتا ہے جواس کا صلہ کہلاتا ہے۔

☆اسم موصول اور صلہ دونوں ملکر جملہ کا ایک جز بنتے ہیں۔

☆صلہ میں موصول کے مطابق ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جسے عائد کہتے ہیں،اگر یہ ضمیر جملہ میں مفعول بن رہی ہوتو اسے حذف بھی کر دیا جاتا ہے۔

☆الف لام جب اسم فاعل یا مفعول پر آئے تو یہ بھی اَلَّذِیْ کے معنی میں ہوتا ہے:اَلضَّارِبُ یعنی اَلَّذِیْ یَضْرِبُ.

ترجمه كرنے كا طريقه:

چونکہ موصول صلہ مل کر کلام کا جز بنتا ہے اس لیے ترجمہ میں صلہ کوموصول سے جدا کر کے جملہ کی ابتداء یا انتہاء میں ذکر کر دیتے ہیں اور موصول کا ترجمہ ''وہ، اس،ایسا''وغیرہ کو(اس کے معہود یعنی جو چیزاس سے مراد ہو کے ساتھ) جملہ کا جز بنا کر جملہ مکمل کر لیتے ہیں:اُكْرِمَ الَّذِیْ جَاءَ (اس آدمی کی عزت کی گئی

جو آیا) قام الَّذِی ضَرَبَ (جس آدمی نے مارا وہ کھڑا ہوا) قُتِلَ الَّذِی أُخِذَ (اس آدمی کو قتل کر دیا گیا جس کو پکڑ لیا گیا)۔

تنبیہ :- صلہ میں جو ضمیر موصول کی طرف راجع ہو گی اس کا ترجمہ ''جو، جس یا جیسا'' وغیرہ ہو گا نیز صلہ کی ضمیر کا ترجمہ جملہ میں پہلے ہو گا چاہے وہ فاعل ہو یا مفعول یا مجرور خبر یا مبتدا (جملہ اسمیہ یا فعلیہ کے اصول میں ترمیم ہو جائے گی)۔

تمرین

سوال نمبر 1: ترجمہ کریں۔

الَّذِی خَلَقَکَ، اَلَّتِی تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ، وَالَّذَانِ هَاجَرَا، الَّذِیْنَ هَاجَرُوْا، اَلّٰتِی قَطَّعْنَ أَیْدِیَهُنَّ، الّٰتِی وَلَدْنَهُمْ، مَنْ اَتٰی ، مَا آتَاکُمُ الرَّسُوْلُ، اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ، اَلَّذَیْنِ أَضَلّٰنَا، اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا، یَا اَیُّهَاالَّذِیْنَ آمَنُوْا، مَنْ کَانَ نَبِیًّا، أَرَأَیْتَ الَّذِی یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ، تَبَارَکَ الَّذِی بِیَدِهِ الْمُلْکُ، لاأَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ، صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ.

سوال نمبر2: خالی جگہوں میں مناسب اسمِ موصول لگائیے۔

فَازَ الطُّلَّابُ......سَعَوْا......صَمَتَ نَجَا.......یَدْرُسُ عَالِمٌ. اَلْاِبْنَةُ.....ذَهَبَتْ صَالِحَةٌ. قَامَ......هُمْ صَائِمُوْنَ.........یَأْتِیْنَ مُعَلِّمَاتٌ. جَاءَ......حَفِظَا الْقُرْآنَ.........نَصَرَتَا مُتَعَلِّمَتَا الْجَامِعَةِ.

الدرس الرابع عشر

اسماء افعال

وہ اسماء جو فعل کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

1: هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ مثال: هَيْهَاتَ زَيْدٌ (زید دور ہوا)۔

2: سَرْعَانَ بمعنی أَسْرَعَ مثال: سَرْعَانَ الْقِطَارُ (گاڑی تیز ہوئی)۔

3: دُوْنَکَ بمعنی خُذْ مثال: دُوْنَکَ الْکِتَابَ (تو کتاب پکڑ)۔

4: بَلْهَ بمعنی دَعْ مثال: بَلْهَ التَّمَرَ (کھجور چھوڑ دے)۔

5: عَلَيْکَ بمعنی اِلْزَمْ مثال: عَلَيْکَ الرِّفْقَ (نرمی اختیار کر)۔

6: هَا بمعنی خُذْ مثال: هَا الْقَلَمَ (تو قلم پکڑ)۔

7: آمِيْنَ بمعنی اِسْتَجِبْ مثال: اِلٰهِیْ آمِيْنَ (یا اللہ قبول فرما)۔

8: رُوَيْدَ بمعنی أَمْهِلْ مثال: رُوَيْدَ اللِّصَّ (چور کو مہلت دو)۔

اسماء اصوات:

وہ اسماء جو طبعی طور پر انسان کے منہ سے نکلیں: اُحْ اُحْ.

یا جن کے ذریعے غیر ذوالعقول کو آواز دی جائے: بَخٍّ بَخْ.

یا جن کے ذریعے غیر عاقل کی آواز کی نقل اتاری جائے: غَاقِ غَاقِ.

اسماء کنایات: اسماء کنایات کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) وہ اسماء جو مبہم اور غیر واضح عدد کے لیے آتے ہیں یہ دو ہیں کَمْ ، کَذَا.

(۲) وہ اسماء جو مبہم اور غیر واضح بات کے لیے آتے ہیں یہ دو ہیں کَيْتَ، ذَيْتَ.

الدرس الخامس عشر

اسماء ظروف

وہ اسماء جو اس جگہ یا وقت کو بیان کریں جس میں فعل ہوا ہو۔

اسماء ظروف کی دو قسمیں ہیں (۱) ظروف مکان (۲) ظروف زمان

ظروف مکان:

اسماء جہات ستہ (قَبْلُ، بَعْدُ، تَحْتُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، فَوْقُ)

حَيْثُ، أَيْنَ، أَنّٰى.

ان کا استعمال:

اسماء جہات کے استعمال کی چار صورتیں ہیں تین معرب اور ایک مبنی ہے۔

1: جب یہ مضاف ہوں، مضاف الیہ محذوف ہو اور معنی ذہن میں موجود ہو تو یہ مبنی برضم ہوں گے: قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ، دَخَلَتِ الْفَارَةُ مِنْ تَحْتُ، أَمَّا بَعْدُ.

2: جب یہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ مذکور ہو تو معرب ہوں گے: كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ، أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ.

3: جب مضاف ہوں مضاف الیہ محذوف ہو اور معنی ذہن میں موجود نہ ہو: لِلّٰهِ الأَمْرُ مِنْ قَبْلٍ وَّمِنْ بَعْدٍ.

4: جب مضاف ہی نہ ہوں: جِئْتُكَ قَبْلاً وَّ بَعْدًا

حَيْثُ: (جہاں) ہمیشہ جملہ خبریہ کی طرف مضاف ہوتا ہے: اِجْلِسْ حَيْثُ يَجْلِسُ أَهْلُ الْفَضْلِ (وہاں بیٹھو جہاں فضیلت والے لوگ بیٹھے ہیں).

أَيْنَ، أَنّٰى: (کہاں) یہ کبھی استفہام کے لیے آتا ہے: أَیْـنَ تَـذْهَبُ؟، أَنّٰى تَـذْهَـبُ؟ (تم کہاں جاتے ہو)، (جہاں) اور کبھی شرط کے لیے آتا ہے: أَیْـنَ تَقْعُدُ أَقْعُدْ، و أَنّٰى تَقْعُدُ أَقْعُدُ (جہاں تم بیٹھو گے میں وہیں بیٹھوں گا)۔

ظروف زمان:

اِذْ، اِذَا، مَتٰی، کَیْفَ، أَیَّانَ، أَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ.

ان کا استعمال:

اِذْ: (جب) یہ زمانہ ماضی کے لیے آتا ہے اور ہمیشہ جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے: جِئتُ اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ (میں اس وقت آیا جب سورج طلوع ہوا)۔

اِذَا: (جب) یہ زمانہ مستقبل کے لیے آتا ہے چاہے ماضی پر داخل ہو اور اس میں شرط والا معنی پایا جاتا ہے اسی لیے اس کے بعد جملہ فعلیہ لایا جاتا ہے: اِذَا جَـاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ (جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی)۔

مَتٰـی: (کب) یہ کبھی استفہام کے لیے آتا ہے: مَتٰـی تَـذْهَـبُ؟ (تم کب جاؤگے)، (جب) اور کبھی شرط کے لیے آتا ہے: مَتٰـی تَـقُـمْ أَقُـمْ (جب تم کھڑے ہوگے تب میں کھڑا ہوں گا)۔

کَیْفَ: (کیسا، کیسی) حالت پوچھنے کے لیے آتا ہے: کَیْفَ أَنْتَ؟ (آپ کیسے ہیں)۔

أَیَّـانَ: (کب) رونما ہونے والی کسی بڑی چیز کے بارے سوال کرنے کے لیے آتا ہے: یَسْئَلُ أَیَّانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ؟ (پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا؟)۔

أَمْسِ: (گزشتہ کل): جِئتُ أَمْسِ (میں کل آیا)۔

مُذْ، مُنْذُ: (سے) یہ دونوں اسماء کسی کام کے نہ ہونے کا ابتدائی وقت اور کل وقت بیان کرنے کے لیے آتے ہیں: مَارَأَيْتُهُ مُنْذُ اَوْ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)۔

قَطُّ: (ہرگز، کبھی بھی) یہ پورے زمانہ ماضی کو وقت تکلم تک شامل ہے: مَا فَعَلْتُ هٰذَا قَطُّ (میں نے ہرگز یہ کام نہیں کیا) أَضَرَبْتَ زَيْدًا قَطُّ؟ (کیا تونے کبھی زید کو مارا؟)۔

عَوْضُ: (ہرگز، کبھی بھی) یہ پورے زمانہ مستقبل کو شامل ہے: لَا أُفَارِقُكَ عَوْضُ (میں کبھی بھی تم سے جدا نہیں ہوں گا)۔

تنبیہ: اسماء ظروف ہمیشہ مفعول فیہ بنتے ہیں۔

تمرین

سوال نمبر 1: اسم ظرف کی پہچان کریں اور ترجمہ کریں۔

فَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ، أَيْنَ الْمَفَرُّ؟، أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ، وَاذْكُرُوْا اِذْ أَنْتُمْ قَلِيْلٌ، اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَلْعَنْ قَوْمًا قَطُّ، وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ، وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ، وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ، قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ، اِنِّىْ تَاَهَّلْتُ بِمَكَّةَ مُنْذُ قَدِمْتُ، مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ، لَا ارْتَدَدْتُّ مُنْذُ اَسْلَمْتُ، مَا زِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ، اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ، فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ.

الدرس السادس عشر

منصرف و غیر منصرف

منصرف:

وہ اسم جس کے آخر میں کسرہ اور تنوین آئے۔

غیر منصرف:

وہ اسم جس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہ آئے۔

درج ذیل اسماء **غیر منصرف** ہوتے ہیں ان کے علاوہ تمام اسماء منصرف ہیں۔

☆ جو اسم **فُعَلُ ،أفْعَلُ ،ثُلاثُ** او**مَثْلَثُ** کے وزن پر آئے: عُمَرُ ، أكْبَرُ

☆ جمع منتہی الجموع کا صیغہ یعنی ہر وہ صیغہ جس کے پہلے دو حروف مفتوح اور اس کے بعد الف جمع آئے اور الف کے مابعد حرف پر کسرہ آئے: مَسَاجِدُ، مَصَابِيحُ.

☆ انبیاء کرام علیہم السلام کے ان ناموں (مُحَمَّدٌ، نُوحٌ، هُودٌ، لُوطٌ، صَالِحٌ، شُعَيْبٌ، شِيثٌ، عُزَيْرٌ) کے **علاوہ باقی تمام** اسماء غیر منصرف ہیں۔

☆ وہ علم جو مؤنث ہو: عَائِشَةُ، فَاطِمَةُ.

☆ وہ اسم جس کے آخر میں الف **مقصورہ یا ممدودہ** ہو: صُغْرىٰ، حَمْرَاءُ۔

☆ وہ علم جس کے آخر میں **الف نون زائدتان** ہوں: عِمْرَانُ، عِرْفَانُ.

☆ مرکب منع صرف کا دوسرا جز غیر منصرف ہوتا ہے: بَعْلَبَكُّ.

غیر منصرف کے اسباب:۔

غیر منصرف کے نو اسباب ہیں (ان کی تفصیل اگلی کتب میں آئے گی ان شاء اللہ)

(۱)عدل (۲)وصف (۳)تانیث (۴)معرفہ (۵)عجمہ (٦)جمع منتھی الجموع (۷)ترکیب (۸)وزن فعل (۹)الف نون زائدتان۔

تنبیہ : غیر منصرف پرالف لام آجائے یا اُسے مضاف کردیا جائے تو اِن دونوں صورتوں میں اُس پر کسرہ آسکتا ہے: صَلَّيْتُ فِي الْمَسَاجِدِ یا فِي مَسَاجِدِكُمْ.

تمرين

سوال نمبر 1: منصرف وغیر منصرف الگ الگ کریں۔

زَيْدٌ، زُفَرُ، مَسَاجِدُ، خِمَارٌ (چادر،اوڑھنی)، رِجَالٌ، ثَلاثَةٌ، مَثْلَثُ، رُبَاعُ، أَرْبَعٌ، أَسْوَدُ، رَسُوْلٌ ،ضَارِبٌ، هِنْدٌ، زَيْنَب، اَسَدٌ (شیر)، نُوْحٌ (عليه السلام)، مَاء ، مَاهُ، اِسْمَاعِيْلُ، عَائِشَةُ، طَلْحَةُ، أَحْمَدُ، عُثْمَانُ، أُحَادُ، سَكْرَان، سَفِيْنَةٌ (کشتی)، مكة، صَحِيْفَةٌ (کاغذ،کتابچہ) عِمْرَانُ، نِصَابٌ (جھنڈا)، فِرَاشٌ (قالین،گدا)،شُغْلٌ (کام،مصروفیت)، مِيْكَائِيْلُ، سَقْفٌ (چھت)، سَوْدَآءُ، دِسَارٌ (کیل،میخ)، خُشُبٌ (لکڑی)،جِدَارٌ (دیوار)، كِتَابٌ، زَبُوْرٌ، حَرَامٌ (ممنوع)حِمَارٌ (گدھا) شَهَابٌ (شعلہ،انگارہ)، سَبِيْلٌ (راستہ)۔

الدرس السابع عشر

اعراب اسم معرب

اسم معرب کی تین حالتیں ہیں (۱) حالت رفعی (۲) حالت نصبی (۳) حالت جری

(۱) مفرد منصرف صحیح:

وہ اسم جو واحد ہو، منصرف ہو اور آخر میں حرف علت نہ ہو۔

(۲) جاری مجری صحیح:

وہ اسم جس کے آخر میں حرف علت ہو اور اس کا ماقبل حرف ساکن ہو: ظَبْیٌ.

(۳) جمع مکسر منصرف:

وہ جمع جس میں واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے اور وہ منصرف بھی ہو: رِجَالٌ.

اِنکی حالت رفعی ضمّہ، حالت نصبی فتحہ اور حالتِ جرِّی کسرہ سے آتی ہے:

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
مفرد منصرف صحیح:	جَاءَ رَجُلٌ	رَأَیْتُ رَجُلًا	نَظَرْتُ اِلٰی رَجُلٍ
جاری مجری صحیح:	جَاءَ ظَبْیٌ	رَأَیْتُ ظَبْیًا	نَظَرْتُ اِلٰی ظَبْیٍ
جمع مکسر منصرف:	جَاءَ رِجَالٌ	رَأَیْتُ رِجَالًا	نَظَرْتُ اِلٰی رِجَالٍ

(۴) جمع مؤنث سالم:

اِس کی حالتِ رفعی ضمہ، اور حالتِ نصبی و جرّی کسرہ سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
هٰذِهٖ كُرَّاسَاتٌ	رَأَیْتُ كُرَّاسَاتٍ	نَظَرْتُ اِلٰی كُرَّاسَاتٍ

(۵)غیر منصرف:

اِس کی حالتِ رفعی ضمہ، اور حالت نصبی و جری فتحہ سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ عُمَرُ	رَأَیْتُ عُمَرَ	نَظَرْتُ اِلٰی عُمَرَ

(٦)اَسمائے سِتَّہ (أَبٌ، أَخٌ، فَمٌ، حَمٌ، هَنٌ اور ذُوْ):

اِنکی حالتِ رفعی واوٗ، حالتِ نصبی الف اور حالتِ جرّی یاء سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ أَبُوْ زَیْدٍ	رَأَیْتُ أَبَا زَیْدٍ	نَظَرْتُ اِلٰی أَبِي زَیْدٍ

(۹،۸،۷) تثنیہ اور **کِلَا، کِلْتَا، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ:**

اِنکی حالتِ رفعی الف اور حالتِ نصبی و جرّی یاءِ ساکن ماقبل مفتوح سے آتی ہے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ رَجُلَانِ	رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ	نَظَرْتُ اِلٰی رَجُلَیْنِ

(۱۲،۱۱،۱۰) جمع مذکر سالم، أُولُوا اور **عِشْرُوْنَ** سے **تِسْعُوْنَ** تک دہائیاں:

اِنکی حالتِ رفعی واوٗ اور حالتِ نصبی و جرّی یاءِ ساکن ماقبل مکسور سے آتی ہے:

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالت جری
جَاءَ مُسْلِمُوْنَ	رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ	نَظَرْتُ اِلٰی مُسْلِمِیْنَ

تنبیہ:

تثنیہ کے آخر میں **نون مکسور** اور جمع مذکر سالم کے آخر میں **نون مفتوح** آتا ہے۔

تنبیہ: جس اسم کے آخر میں اعراب آہی نہ سکتا ہو جیسے **اسم مقصور** اور **مضاف الی الیاء** یا اعراب ثقیل ہو جیسے **اسم منقوص** (حالت رفعی وجری) تو اس کا اعراب تقدیری ہوتا ہے

(۱۴،۱۳) اسمِ مقصور مُضاف اِلَی الیَاء

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
اسمِ مقصور:	جَاءَ الفَتٰی	رَأَیْتُ الفَتٰی	نَظَرْتُ اِلٰی الفَتٰی
مضاف الی الیاء:	جَاءَ غُلامِيْ	رَأَیْتُ غُلامِيْ	نَظَرْتُ اِلٰی غُلامِيْ

(۱۵) اسمِ منقوص:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ الْقَاضِيْ	رَأَیْتُ الْقَاضِيَ	مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ

تمرین

سوال نمبر 1 ترجمہ کریں اور الفاظ کی قسم اور ان کی اعرابی حالت بیان کریں

أَنْتَ وَمَالُکَ لأَبِیکَ، فَأَلْقُوْهُ عَلٰی وَجْهِ أَبِیْ، وَأَخُوْهُ أَحَبُّ اِلٰی أَبِیْنَا، قَالُوْا یَا اَبَانَا، اِنَّ لَه أَبًا شَیْخًا کَبِیْرًا، وَکَانَ أَبُوْهُمَا صَالِحًا، کَمَا أَتَمَّهَا عَلٰی أَبَوَیْکَ، وَرَفَعَ أَبَوَیْهِ عَلٰی الْعَرْشِ، فَکَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَیْنِ، وَاللّٰه ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ، وَلَوْکَانَ ذَا قُرْبٰی، اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَکَاذِبُوْنَ، صَارَ أَبُوْهُمَا صَالِحًا، لایَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکَافِرِیْنَ أَوْلِیَاءَ، حَکَمَ الْقَاضِیْ عَلٰی مُوْسٰی، عَطَفْتُ عَلٰی کِلَیْهِمَا، کَانَ الرَّسُوْلُ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا، اِنَّ الْمَانِعِیْنَ لَخَاسِرُوْنَ.

الدرس الثامن عشر

اعراب فعلِ مضارع

فعل مضارع کی تین حالتیں ہیں (۱) حالت رفعی (۲) حالت نصبی (۳) حالت جزمی

(۱) فعل مضارع کے جن صیغوں کے آخر میں نون اعرابی ہوگا:

اِس کی حالتِ رفعی ثبوتِ نون اور حالتِ نصبی و جزمی حذفِ نون سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
يَنْصُرَانِ، يَنْصُرُوْنَ	لَنْ يَنْصُرَا، لَنْ يَنْصُرُوْا	لَمْ يَنْصُرَا، لَمْ يَنْصُرُوْا

(۲) فعل مضارع کے مذکورہ سات صیغوں کے علاوہ پانچ صیغے جن کے آخر میں حرف علت نہ ہو:

اِس کی حالتِ رفعی ضمہ، حالتِ نصبی فتحہ اور حالتِ جزمی سکون سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
يَنْصُرُ	لَنْ يَنْصُرَ	لَمْ يَنْصُرْ

(۳) فعل مضارع کے مذکورہ سات صیغوں کے علاوہ پانچ صیغے جن کے آخر میں حرف علت واؤ یا یاء ہو:

اس کی حالتِ رفعی ضمہ تقدیری، حالتِ نصبی فتحہ لفظی اور حالتِ جزمی حذفِ آخر سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
يَدْعُوْ، يَرْمِيْ	لَنْ يَدْعُوَ، لَنْ يَرْمِيَ	لَمْ يَدْعُ، لَمْ يَرْمِ

(۴) فعل مضارع کے مذکورہ سات صیغوں کے علاوہ پانچ صیغے جن کے آخر میں حرف علت الف ہو:

اِس کی حالتِ رفعی ضمہ تقدیری سے، حالتِ نصبی فتحہ تقدیری سے اور حالتِ جزمی حذفِ آخر سے آتی ہے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
يَسْعٰى	لَنْ يَسْعٰى	لَمْ يَسْعٰى

تنبیہ: جمع مؤنث کا نون اعرابی نہیں بلکہ ضمیری ہے اسی لیے مضارع کے یہ دونوں صیغے مبنی ہوتے ہیں۔

تمرین

سوال نمبر 1: اعراب لگائیے

أحب، أسافر، أسرعت، أن أسلم، لن يؤلمني، كئى يسر، أنجح، يحبه أبوه، لن يعود الغائب، المذنب يعود إلى ذنبه، محمد لم يتأخر فى الصباح، أخوک لما يتعرض للبرد، لن أسافر، لأبطء، القطار لما يتأخر عن موعده، يحضر محمد مع أخيه، اذن أتعلم السباحة، أضيع وقتاً فى اللعب، الفلاح يحلب بقرته، لاتلوث يديک بالمداد، لم تتلف أثاث المنزل، لا تضرب من هو أصغر منک، لا تأخذ ما ليس لک، لاتلبس الملابس الضيقة، إن تهمل فى عملک، إن تقرأ كثيرا، إن تستحم بالماء البارد، إن تأكل الفاكهة.

الدرس التاسع عشر

عوامل

وہ اسم، فعل یا حرف جس کے ذریعے معرب کے آخر میں رفع، نصب یا جر آتا ہے۔

عوامل کی دو قسمیں ہیں (۱)عوامل معنویہ (۲)عوامل لفظیہ

عامل معنوی:

وہ عامل جو لفظوں میں موجود نہ ہو، یہ صرف دو ہیں۔

(1) ابتداء یعنی مبتدا اور خبر کا لفظی عوامل سے خالی ہونا: زَيْدٌ قَائِمٌ.

☆ یہ عامل مبتدا اور خبر دونوں کو رفع دیتا ہے۔

(2) فعل مضارع کا حروف جوازم ونواصب سے خالی ہونا۔

☆ یہ عامل فعل مضارع کو رفع دیتا ہے: يَضْرِبُ، يَضْرِبَان.

عامل لفظی کی تین قسمیں ہیں (۱)حروف عاملہ (۲)افعال عاملہ (۳)اسماء عاملہ

حروف عاملہ: ان کی دو قسمیں ہیں

(۱)اسم میں عمل کرنیوالے حروف (۲)فعل میں عمل کرنے والے حروف

اسم میں عمل کرنے والے حروف:

ان کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱)حروف جارہ (۲) حروف مشبہ بالفعل (۳) ماولا مشبہتان بلیس

(۴)لانفی جنس (۵)حروف ندا

الدرس عشرون

(۱) حروف جارہ

یہ وہ حروف ہیں جو اسم پر داخل ہو کر اسے ہمیشہ جر دیتے ہیں یہ سترہ حروف ہیں بِ (ساتھ، ذریعے، مدد سے، سے)، تَ (قسم کے لیے)، کَ (کی طرح، جیسا کہ)، لِ (کے لیے، کی وجہ سے)، وَ (قسم کے لیے)، مُنذُ، مُذ (سے)، خَلا، عَدَا، حَاشَا (سوائے، علاوہ)، رُبَّ (کچھ، چند، کئی)، مِنْ (سے، کی طرف سے)، فِیْ (میں، کے بارے میں)، عَنْ (سے، متعلق، بارے میں)، اِلٰی (کی طرف، تک)، حَتّٰی (تک، حتیٰ کہ)، عَلٰی (پر، اوپر)۔

جار مجرور کے ضروری قواعد:

☆ حرف جار اور اس کے بعد آنے والے مجرور اسم کو "جار مجرور" کہتے ہیں۔

☆ جار اور مجرور کلام میں خود کچھ نہیں بنتے بلکہ کسی نہ کسی کے متعلق ہی ہونگے۔

☆ جار مجرور چھ چیزوں میں سے کسی ایک کے متعلق ہوتے ہیں۔

(۱) فعل (۲) اسم فاعل (۳) اسم مفعول (۴) اسم تفضیل (۵) صفت مشبہ (۶) مصدر

☆ اگر کلام میں ان میں سے کوئی ہو اور جار مجرور اس کے متعلق کر کے ترجمہ درست ہو جائے تو اس کے متعلق کر دیں گے ورنہ محذوف مان کر متعلق کریں گے۔

☆ جار مجرور کو "ظرف" بھی کہتے ہیں اگر متعلَق لفظوں میں موجود ہو تو "ظرف لغو" اور اگر محذوف ہو تو "ظرف مستقر" کہتے ہیں۔

☆ ابتداء کلام میں ایک معرفہ دوسرا جار مجرور آ جائے تو معرفہ کو مبتدا اور جار مجرور

کو "ثابت" وغیرہ کے متعلق کر کے خبر بنائیں گے: الرَّجُلُ فِی الدَّار.

☆اور اگر درمیان کلام میں معرفہ کے بعد جار مجرور آ جائے تو معرفہ کو ذوالحال اور جار مجرور کو متعلق کر کے حال بنائیں گے: جَاءَ نِیُ الرَّجُلُ عَلٰی الْبَاصِّ.

☆ایک نکرہ دوسرا جار مجرور آ جائے تو نکرہ کو موصوف اور جار مجرور کو ثابت کے متعلق کر کے صفت بنائیں گے: رَجُلٌ فِی الدَّارِ.

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

جار مجرور کا متعلق پہچان کر اس سے متصل ہی اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے: ضرب زید بالعصا (زید نے لاٹھی کے ساتھ مارا)۔

افعال عامہ (ثَبَتَ، كَانَ، وُجِدَ) کا ترجمہ نہیں کیا جاتا: رجل فی الدار (گھر میں آدمی)۔

تمرین

سوال نمبر 1: اعراب لگائیں جار مجرور کا متعلق پہچانیں اور ترجمہ کریں۔

الحیاء من الایمان، المطر من السحاب، النجاة فی الصدق، الحمدلله، الانسان فی خسر، الحر بالحر، الصدقات للفقراء، العزة لله، الرجل فی الدار، الرفق مع الصادقین، المرض منذ شهرین، الخلیفة فی الارض، الموج کالجبال، الخیر فی الدین، الصدقة للسائلین، الجدار لغلامین، لله الاسماء الحسنی.

الدرس الحادی والعشرون

(۲)حروف مشبہ بالفعل

ان چھ حروف کوحروف مشبہ بالفعل کہا جاتا ہے:

اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لٰکِنَّ، لَیْتَ، لَعَلَّ

یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

☆ مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے۔

☆اِنَّ (تحقیق، بے شک) یہ ہمیشہ جملے کے شروع میں آتا ہے اور اس میں تاکید پیدا کرتا ہے: اِنَّ زَیْداً قَائِمٌ.

☆اَنَّ (کہ، یہ کہ) یہ جملے کے درمیان میں آتا ہے اور اسے مصدر کے حکم میں کر دیتا ہے: عَلِمْتُ اَنَّ زَیْدًا عَالِمٌ (میں نے زید کے عالم ہونے کو جانا)۔

☆کَاَنَّ (گویا کہ): کَاَنَّ الأُسْتَاذَ أَبٌ (گویا کہ استاد باپ ہے)۔

☆لٰکِنَّ (لیکن): جَاءَنِیَ الأَمِیْرُ لٰکِنَّ الْغُلَامَ غَائِبٌ (امیر میرے پاس آیا ہے لیکن غلام غائب ہے)۔

☆لَیْتَ (کاش): یَالَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا (کاش میں مٹی ہوتا)۔

☆لَعَلَّ (شاید): لَعَلِّیْ أَعْمَلُ صَالِحًا (شاید میں نیک عمل کروں)۔

☆ کبھی اِنکے ساتھ مَا آتا ہے جو اِنکو عمل سے روک دیتا ہے اور اِس صورت میں یہ فعل پر بھی آتے ہیں: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اسے مَا کَافَّة کہتے ہیں۔

تمرین

سوال1: اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔

ان اللـه قـديـر، ان الـكـتـابـيـن مفيدان، ان الطالبة مجتهدة، ان الـمـنافقين كاذبون، انما المؤمنون اخوة، انما الصدقات للفقراء، انـمـا انـا بشـر، انـمـا الهكم اله واحد، ان فى ذالك لآية، ان الينا ايابهم، ان علينا حسابهم، ان الانسان لربه لكنود، ان العلماء ورثة الانبياء، اعلموا ان الله شديد العقاب، ان الساعة آتية.

الدرس الثانی والعشرون

مقامات اِنَّ ، اَنَّ

تنبیہ:

خیال رہے کہ اِنَّ اور اَنَّ لکھنے میں دونوں ایک ہی ہیں اور جب ان پر کوئی حرکت لگی ہوئی نہ ہو تو پتا نہیں چلتا کہ اسے اِنَّ پڑھنا ہے یا اَنَّ لہذا اچھی طرح سمجھ لیں کہ کہاں اِنَّ پڑھنا ہے اور کہاں اَنَّ پڑھنا ہے۔

اَنَّ کے مقامات:

1: جب اپنے اسم اور خبر سے ملکر فاعل بنے: بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ.

2: جب اپنے اسم اور خبر سے مل کر مفعول بنے: کَرِھْتُ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ.

3: جب اپنے اسم اور خبر سے ملکر مبتدا بنے: عِنْدِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ.

4: جب اپنے اسم اور خبر سے ملکر خبر بنے: اَلْعَجَبُ اَنَّ الْجَرْحَ شَدِیْدٌ.

5: جب اپنے اسم اور خبر سے ملکر مضاف الیہ بنے: عَجِبْتُ مِنْ طُوْلِ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ.

6: جب اپنے اسم اور خبر سے ملکر مجرور ہو: عَجِبْتُ مِنْ اَنَّ زَیْدًا عَالِمٌ.

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

اَنَّ کا ترجمہ (یہ، یہ بات، اس خبر، یہ خبر، اس خبر) کو ماقبل سے ملا کر جملہ مکمل کر لیا جاتا ہے پھر اس کے مدخول سے پہلے "کہ" لگا کر ترجمہ کرتے ہیں: اَلْعَجَبُ اَنَّ الْجَرْحَ شَدِیْدٌ (تعجب یہ ہے کہ زخم شدید ہے)۔

☆ یا مصدری معنی (نا) کے ساتھ جملہ کے اصول کے مطابق ترجمہ کرلیں۔

اِنَّ کے مقامات:

1: ابتدا کلام میں آئے: اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْم.

2: علم، شهد اور ان دونوں کے مضارع وغیرہ کے بعد آئے اور خبر پر لام بھی ہو: اِعْلَمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ.

3: قَوْلٌ مصدر یا اس کے مشتقات کے بعد آئے: يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ.

4: اسم موصول کے بعد آئے: مَا رَأَيْتُ الَّذِیْ اِنَّه فِی الْمَسْجِدِ.

تمرین

سوال نمبر 1: حروف مشبہ بالفعل کا اسم اور ان کی خبر پہچانیے نیز اِنَّ اور اَنَّ کا فرق کیجیے:

قل أوحی إلیَّ أنهُ استمَعَ نفرٌ من الجِنّ، قُلْ إنَّ ربی يقذِفُ بالحَقِّ، إنَّ اللّٰهَ وملائِکته يُصلون علی النبی، وما رَمَيْتَ إذ رَمَيْتَ ولکنّ اللّٰهَ رمی، اعلموا ان الله سميع عليم، والله انه لفی ضلل مبين، قال انی عبد الله، ياايهاالناس انی رسول الله، اولم يکفهم اناانزلنا عليک الکتاب،ان مع العسر يسرا، ان العين لتدمع، ان بعض الظن اثم ،يعلم الله انی احبک، لاتخف ان الله معنا ، قال انی جاعلک للناس اماما، اعرف ان الناس تجرح، ان السمع والفؤاد کل اولئک عنه مسئولا.

الدرس الثالث و العشرون

(۳) ماو لا المشبہتان بلیس

یہ دونوں حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

☆ مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے: مَازَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے)، لا رَجُلٌ شَاهِدًا (کوئی آدمی گواہ نہیں ہے)۔

ما:

یہ نکرہ، معرفہ دونوں پر آجاتا ہے: مَازَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے)، مَا رَجُلٌ عَالِمًا.

لا:

یہ صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے: لا رَجُلٌ شَاهِدًا (کوئی آدمی گواہ نہیں ہے)۔

☆ ان کی خبر پر بسا اوقات باء حرف جر زائدہ بھی آجاتا ہے: وَمَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ.

بطلان عمل:

درج ذیل صورتوں میں یہ کوئی عمل نہیں کرتے لہذا مبتدا اور خبر مرفوع ہوتے ہیں۔

☆ ان کی خبر اسم سے مقدم ہو جائے: مَا قَائِمٌ زَیْدٌ.

☆ان کی خبر سے پہلے اِلَّا آجائے: مَا زَیْدٌ اِلَّا قَائِمٌ .

☆ما کے بعد اِنْ زائدہ آجائے: مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ.

☆یا لَا معرفہ پر داخل ہوجائے: لا زَیْدٌ فِی الدَّارِ.

تمرین

سوال نمبر1: آنے والے مرکبات پر ما، لا داخل کر کے اعراب لگائیے:

ولدٌ حاضر، هذا كريمٌ، خليلٌ واقفٌ، سيارات واقفة، الذوق فی الشای، الماء بارد، الفرس سريع، النحو ضروری، هذا رئيس، هو كريم، هی عالمة، نحن مهندسون، الورق خال، الضرورة مبيحة، كل جديد لذيذ، الزكی فائز، المصلی متق، النار حار، الفاكهة لذيذة، اللبن مفيد، الوقت وقت ندامة، القصور شاهقة، تجارتك رابحة-

سوال نمبر2: ترجمہ کریں۔

مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ، مَا هٰذَا بَشَرًا، مَا أَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَةٌ،مَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ، وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ، مَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ، مَالَكُمْ مِنْ زَوَالٍ، وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِيْنَ. وَمَا اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ، وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ،مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا، وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ، لَاثَمْرَةَ نَاضِجَةٌ، مَا الدُّنْيَا اِلَّا فَانِيَةٌ، لَاعُذْرُ لَكَ مَقْبُوْلًا، مَا مَعْرُوْفُكَ ضَائِعًا.

الدرس الرابع و العشرون

(٤) لا نفی جنس

یہ بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے مبتدا کو اس کا اسم اور خبر کو اس کی خبر کہا جاتا ہے۔

☆ اس کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے لیکن اس کے اسم کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) مضاف ہو (۲) نکرہ ہو (۳) معرفہ ہو

(۱) مضاف ھو: اس صورت میں اسم منصوب ہوگا: لا غُلامَ رَجُلٍ ذَاهِبٌ.

(۲) نکرہ ھو: اس صورت میں اسم مبنی بر فتح ہوگا: لا رَجُلَ قَائِمٌ .

(۳) معرفه: اس صورت میں یہ کوئی عمل نہیں کرتا لہذا مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہی رہتے ہیں نیز اس صورت میں ایک اور معرفہ کے ساتھ لا کا تکرار ضروری ہے:

لا زَیْدٌ شَاعِرٌ وَ لا عَمْرٌو.

تمرین

سوال نمبر 1: لانفی جنس کے اسم اور خبر کی پہچان کیجیے۔

لا عاصِمَ الیومَ من أمرِ اللّٰهِ إلا مَنْ رَحِمَ، ولا جِدالَ فی الحِج، لا الٰهَ إلا اللّٰه، ذلکَ الکتابُ لا ریبَ فیه، لا ناقةَ لی فی هذا ولا جمل.

سوال نمبر 2: اعراب لگایئے اور ترجمہ کیجیے۔

لااکراہ فی الدین، لاتلمیذ حاضر، لاالمراۃ کسلانۃ ولاالبنت، لاعاصم الیوم، لاریب فیه، لا تثریب علیکم، لاغالب لکم، التائب من الذنب کمن لا ذنب له.

الدرس الخامس و العشرون

(۵) حروف ندا

وہ حروف جن کے ذریعے کسی کو ندا دی (پکارا) جائے۔

جس کو ندا دی جائے اسے منادیٰ کہتے ہیں: یَا زَیْدُ میں زَیْدُ منادی ہے۔

یہ پانچ حروف ہیں۔(۱)یا (۲)اَیَا (۳)ھَیَا (۴)اَیْ (۵) اَ

☆ منادی بعید کے لیے ایا، ھیا استعمال کیا جاتا ہے: اَیَازَیْدُ، ھَیَازَیْدُ.

☆ منادی قریب کے لیے اَیْ ،اَ استعمال کیا جاتا ہے: اَیْ زَیْدُ، اَ زَیْدُ.

☆ منادی قریب اور بعید دونوں کے لیے یا استعمال کیا جاتا ہے: یَا زَیْدُ.

منادی کا اعراب:

☆ منادی اگر معرفہ ہو اور مضاف نہ ہو تو مبنی بر علامت رفع ہوتا ہے: یَا زَیْدُ، یَا رَجُلُ، یَا زَیْدَانِ، یَارَجُلَانِ.

☆ منادی اگر مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، یَا عَبْدَ اللّٰہِ.

☆ منادی اگر نکرہ ہو تو اس صورت میں بھی منصوب ہوتا ہے جیسے: یَـــا رَجُلاً.

تنبیہ: منادی کے نکرہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسے خاص اور معین نہ کیا گیا ہو۔

☆ جب منادی معرف باللام ہو تو اس سے پہلے مذکر کے لیے اَیُّھَـــا اور مؤنث کے لیے اَیَّتُھَا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

☆ کبھی حرف ندا کو حذف کر دیا جاتا ہے: رَبَّنَا.

تمرین

سوال نمبر 1: اعراب لگائیں اور ترجمہ کیجیے۔

یا عماد الدین! توَقفْ، یا سعد، یا شرطی، یاذا الکرم وذا العقلِ، أیُ خلیل ! رُدَّ عَلی الهاتِف، یا أیَّتُها النفس المطمئِنة، یا أیُّها النـاس! اتقوا ربَّکُم، یا أیُّها الإنسان! ما غرَّکَ بربک الکریم، یا هؤلاء الکرام ،یا سائلیُ، یا أنتَ، یا مَن قامَ بالعملِ! تقدَّم، یا عبادی! لا خوفٌ علیکم، یا عبادی الذین أسرفوا علی أنفسهم، یا عبدَ الرحمنِ، یا حَسَناً خُلُقُهُ، تَقَدّمُ، أعادل! ساعدنی فی رفعِ الصندوق، اَمُتقِناً عَمَلَهُ !وَفَّقکَ اللّٰه یا ظالما، یا مسافرا، یا طالب!الجهد مفتاح النجاح، یا مسرعا! فی العجلة الندامة، یا نوح! اهبط بسلام منا، یا آدم! اسکن، یا لاهیا عن درسه! عاقبة اللهو الحزن، یا عثمان!ان الرهبانیة لم تکتب علینا، یا معاذ!واللہ انی لاحبک، یاحذیفة!علیک بکتاب الله، یا جبرائیل!ما هذه الریح، یا عائشة!ان عینی تنامان، یا ابا بکر! ان لکل قوم عیدا، یا اباذر!انی اراک ضعیفا، یا ابا سعید!من رضی بالله ربا، یا ام سلمة! لاتؤذینی فی عائشة، یا رسول الله! ای الناس احب الیک، یا عبد الرحمن!لاتسئل الامارة.

الدرس السادس والعشرون

حروف ناصبه

فعل مضارع کونصب دینے والے حروف چار ہیں

(۱)اَنْ (۲)لَنْ (۳)کَیْ (۴)اِذَنْ

☆اَنْ: (کہ،نا) یہ فعل مضارع کومصدر کے معنی میں کر دیتا ہے: اَنْ یَّضْرِبَ.

☆لَنْ: (ہرگزنہیں) یہ فعل مضارع میں تاکیدی نفی کے معنی پیدا کرتا ہے اور اسے مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے: لَنْ یَّضْرِبَ.

☆کَیْ: (تا کہ) اس کا ماقبل مابعد کے لیے علت ہوتا ہے: أَسْلَمْتُ کَیْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

☆اِذَنْ: (تب) یہ جواب وجزا کے لیے آتا ہے: اگر کوئی کہے أَنَا آتِیْکَ غَدًا تو جواب میں کہا جائے اِذَنْ أُکْرِمَکَ (تب تو میں تمہاری عزت کروں گا)۔

حروف جازمه

وہ حروف جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں یہ پانچ ہیں۔

(۱)لَمْ (۲)لَمَّا (۳)لَامِ اَمر (۴)لَا نهی (۵)اِنْ شرطیه

☆لَمْ: (نہیں) یہ مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے: لَمْ یَضْرِبْ.

☆لَمَّا (ابھی تک نہیں) یہ بھی مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے: لَمَّا یَضْرِبْ.

☆لام امر: (چاہیے کہ) یہ مضارع کو امر بنا دیتا ہے: لِیَضْرِبْ.

☆ **لا نهی**: (نہ، مت) یہ مضارع کو نہی بنا دیتا ہے: لَا تَضْرِبْ (تو مت مار)۔

☆ **ان شرطیه**: (اگر) یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے: اِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ.

پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں یہ ہمیشہ مستقبل کا معنی دیتا ہے اگر چہ ماضی پر داخل ہو۔

تمرین

سوال نمبر 1: اعراب لگائیے وجہ اعراب بیان کیجیے اور ترجمہ کیجیے۔

إن تقرب من النار تشعر بحرارتها، ينزل المطر، لا يجوز للإنسان أن يجلس فى مجرى الهواء، إن تتلف شيئاً لغيرك تدفع ثمنه، لا تتعود كثرة المزاح، يشتغل الإنسان بالنهار وينام بالليل، يجب عليك أن تنظف أسنانك كل يوم، إذن[1] يصح بدنك، إذن[2] يضعف بصره، لا تشرب وأنت تعب، لا تبلع طعاماً قبل أن تجيد مضغه، العصفور لم يغرد، مشيت كثيراً ولم أتعب.

سوال نمبر 2: فعل مضارع لگا کر جملہ مکمل کیجیے۔

يسرنى أن...، يرغب التاجر فى أن...، يأكل الإنسان كى...، يؤلم العين أن ...، الحسود لن ...، التلميذ الكسلان لن ...، على المسافر أن...، يصدق التاجر كى ..، اشتريت منزلاً كى.......

---

1 اس وقت کا جواب جب کوئی کہے "اتعود ان استيقظ مبكرا" 2 اس وقت کا جواب جب کوئی کہے "سعيد يقراء فى الظلمة"

الدرس السابع و العشرون

فعل، فاعل

فعل تام کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) لازم (۲) متعدی

☆ ہر فعل معروف (لازم ہو یا متعدی) اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے۔

☆ ہر فعل مجہول اپنے نائب الفاعل کو رفع دیتا ہے۔

☆ ہر فعل متصرف تام خواہ لازم ہو یا متعدی، معروف ہو یا مجہول درج ذیل چھ چیزوں کو نصب دیتا ہے۔

مفاعیل اربعہ (مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ)، حال، تمییز (ان کی تفصیل آئے گی)۔

☆ فعل متعدی مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے۔

فاعل کی تعریف:

وہ اسم جس کے ساتھ ماقبل فعل یا شبہ فعل قائم ہو: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا، زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ.

فعل کو کب مذکر اور کب مؤنث لائیں گے:

☆ فاعل جب مؤنث کی ضمیر ہو تو فعل مؤنث لانا واجب ہے: عَائِشَةُ ضَرَبَتْ.

☆ فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل اور فاعل کے درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو تو بھی فعل مؤنث لانا واجب ہے: ضَرَبَتْ عَائِشَةُ.

☆ فاعل مؤنث لفظی، اسمِ جمع یا جمع مکسّر ہو تو فعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح آسکتا ہے: طَلَعَ شَمْسٌ، نَصَرَ قَوْمٌ، جَاءَ رِجَالٌ.

☆ اگر فاعل ضمیر ہو اور اس کا مرجع جمع مکسر ہو تو فعل واحد مؤنث آسکتا ہے: الرِّجَالُ ذَهَبَتْ، الأيَّامُ مَضَتْ.

اس صورت میں اگر جمع مکسر عاقل کی ہو تو فعل کو جمع بھی لاسکتے ہیں: الرِّجَالُ ذَهَبُوْا، اور غیر عاقل کی ہو تو جمع مؤنث بھی لاسکتے ہیں: الأَيَّامُ مَضَيْنَ.

فعل کو کب واحد، کب تثنیہ اور کب جمع لائیں گے:

☆ فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہی آئے گا خواہ فاعل واحد، تثنیہ یا جمع ہو: أكْرَمَنِى الرَّجُلُ، الرَّجُلانِ، الرِّجَالُ.

☆ فاعل ضمیر ہو تو فعل کا صیغہ ضمیر کے مرجع کے مطابق لانا واجب ہے (واحد ہو تو واحد، تثنیہ ہو تو تثنیہ، جمع ہو تو جمع) الرَّجُلُ أكْرَمَنِىْ، الرَّجُلانِ أكْرَمَانِىْ، الرِّجَالُ أكْرَمُوْنِىْ (اگر مرجع جمع مکسر ہو تو اس کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی)۔

نائب الفاعل:

وہ مفعول جس کے فاعل کو حذف کر کے اسے فاعل کی جگہ پر قائم کر دیا جائے: ضُرِبَ زيدٌ (زید کو مارا گیا)۔

نائب الفاعل کے بھی وہی احکام ہیں جو فاعل کے ہیں۔

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

پہلے فاعل پھر مفاعیل پھر متعلقات اور آخر میں فعل کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

تمرين

سوال نمبر1: ترجمہ کریں۔

طَلَعَتِ الشمسُ، وغابَ القَمَرُ، عَادَ المُسَافِرَانِ، عَادَتِ المُسَافِرَتَانِ، نَجَحَ كِلا المُرشَحَينِ، نَجَحَتَ كِلتَا المرشحتَينِ، كَبِرَ هذانِ الطفلانِ، كبِرتْ هاتانِ الطِفلتانِ، فاز اللذان رَشّحُتهما، فازت اللتان رشحتهما، ملأَ الشعراءُ، ملات الشاعراتُ، الطائرتان هبطتا، الأطفال ناموا، العاملاتُ توقفن عن العَمَلِ، حَضَرُتُ الاحتفالَ، ما ربحَ إلا هوَ، هىَ، هما، هم، ما حَضَرَ إلا أنتَ، أنتِ، أنتما، أنتم، سرنى هذا المشهدُ، سرتنى هذهِ المشاهدُ،أمتعتنى هذهِ المناظرُ، ساعدنى هؤلاء، عاد مَنُ وَدّعَتَ، أولئِکَ الرجالُ فى تنظيفِ البيئة، حدثَ ما تَوَقّعُتُ، غادر الذى رافقته، غادرت التى رافقتها، رجعتُ اللاتى، اللواتى، سافَرُن،ذهب الذين أجلهم، وبقيتُ مثلَ السيفِ فردا، حَضّرُ نَفسَکَ للاختبارِ، أُحَضّرُ نفسى للاختبار، نحضرُ أنفسنا للأمر، سعيدٌ يعملُ طويلاً، رشا تُخُرِجُ برنامجاً ناجحاً.

الدرس الثامن والعشرون

مفعول مطلق

وہ اسم جو ماقبل فعل کا مصدر یا اس کا ہم معنی مصدر ہو۔

مفعول مطلق کی تین اقسام ہوتی ہیں۔

(۱) مفعول مطلق للنوع (۲) مفعول مطلق للعدد (۳) مفعول مطلق للتاکید

مفعول مطلق للنوع کی تعریف:

وہ مفعول مطلق جو فعل مذکور کی نوعیت (مخصوص قسم) کو بیان کرنے کے لیے لایا گیا ہو: جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِئ (میں قاری کی طرح بیٹھا)۔

☆ مصدر فِعْلَةٌ کے وزن پر استعمال ہو یا اس کی صفت ذکر کی جائے تو مفعول مطلق للنوع کہلاتا ہے۔

مفعول مطلق للعدد کی تعریف:

وہ مفعول مطلق جو فعل مذکور کی تعداد بیان کرنے کے لیے لایا گیا ہو: جَلَسْتُ جَلْسَةً (میں ایک مرتبہ بیٹھا) ضَرَبْتُ ضَرْبَةً (میں نے ایک ضرب ماری)۔

☆ مصدر فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو یا اس کا تثنیہ ہو یا عدد معدود کی صورت میں ہو تو یہ مفعول مطلق للعدد کہلاتا ہے۔

مفعول مطلق للتاکید کی تعریف:

وہ مفعول مطلق جو فعل مذکور کی تاکید بیان کرنے کے لیے لایا گیا ہو: ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے ضرور مارا)۔

☆ اگر مصدر پہلی دونوں صورتوں میں سے کوئی بھی نہ ہو تو یہ مفعول مطلق للتاکید کہلاتا ہے۔

☆ کبھی مفعول مطلق کا عامل حذف کر دیا جاتا ہے: **سبحان الله، معاذالله، ایضا، مثلا، سقیا، جدّا، کثیرا، شکرا، صبرا.**

ترجمه کرنے کا طریقه:

مفعول مطلق جس غرض کے لیے استعمال ہوگا اسی کے مطابق ترجمہ کیا جائے گا مصدری ترجمہ نہیں ہوگا: ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے ضرور مارا) جَلَسْتُ جَلْسَةً (میں ایک مرتبہ بیٹھا) جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِئ (میں قاری کی طرح بیٹھا)۔

تمرین

سوال نمبر 1: ترجمہ کریں اور مفعول مطلق کی قسم پہچانیں۔

عاتَبْتُهُ عِتَابًا، دَارَ اللاعِبُ حَوْلَ المَلْعَبِ ثَلاثَ دَوْرَاتٍ، تَحَدَّثْتُ حَدِيثَ الواثِقِ من نَفْسِهِ، صَبْراً فى مَجَالِ الشِّدَةِ، وَقَفْتُ قِيَاماً، توضأالمُصلى وُضُوءاً، وَتَبَتَّلْ إليه تَبْتِيلاً، لاتبذر تبذيرا، اجتَهَدْتُ أَحْسَنَ اجتِهَادٍ، وَرَتِلِ القرآن ترتيلا، فدمرناها تدميرا، وكلم الله موسى تكليما، دقت الساعة دقتين، فاجلدوهم ثمانين جلدة، فدكتا دكتا واحدة، البخيل يعيش فى الدنيا عيشة الفقراء، ويحاسب يوم القيامة حساب الاغنياء، زيد نائم نوم الغافل، هى تمر مرالسحاب، فلا تميلوا كل الميل، ولو تقول علينا بعض الاقاويل، وجاهدوا فى الله حق جهاده.

الدرس التاسع والعشرون

مفعول به

وہ اسم جس پر فعل واقع ہو: ضَرَبَ بَكْرٌ زَيْدًا میں زَيْدًا مفعول بہ ہے۔

عام ترتیب تو یہ ہے کہ پہلے فعل آتا ہے پھر فاعل پھر مفعول بہ آتا ہے لیکن بعض اوقات مفعول کو فاعل سے پہلے لایا جاتا ہے اور کبھی کبھی فعل سے بھی پہلے آجاتا ہے: أَكَلَ خُبْزًا زَيْدٌ، خُبْزا أَكَلَ زَيْدٌ.

البتہ کچھ صورتیں ایسی ہیں جن میں مفعول بہ کو فاعل پر مقدم کرنا (پہلے لانا) واجب (ضروری) ہے وہ یہ ہیں۔

1: جب مفعول بہ ضمیر منصوب متصل ہو: أَكْرَمَنِی الأَمِيرُ.

2: جب مفعول بہ ایسا کلمہ ہو جسکا ابتداء کلام میں لانا ضروری ہو: كَمْ كِتَابًا قِرأتُ.

3: جب فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر ہو جو مفعول بہ کی طرف لوٹ رہی ہو: أَكْرَمَ الأَسْتَاذَ تِلْمِيذُه.

4: جب فاعل إلَّا کے بعد آرہا ہو: مَا ضَرَبَ زَيْداً اِلَّا بَكْرٌ.

تمرین

سوال نمبر 1: مفعول بہ پہچانیں اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔

انی جاعل فی الارض خليفة، علم آدم الاسماء، واذ فرقنا بكم البحر، واغرقنا آل فرعون، اتخذتم العجل، آتينا موسى الكتاب والفرقان، ظلمتم انفسكم، فاخذتكم الصاعقة، اخذنا ميثاقكم.

الدرس الثلاثون

مفعول فیه، مفعول له، معه

مفعول فیه کی تعریف:

وہ زمان یا مکان جس میں کوئی فعل واقع ہو، مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

ظرف کی دو قسمیں ہیں (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان

ظرف زمان:

وہ مفعول فیہ جو کسی وقت پر دلالت کرے: ضَرَبَ زَیْدٌ الْیَوْمَ.

ظرف مکان:

وہ مفعول فیہ جو کسی جگہ پر دلالت کرے: اُسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ.

☆ غالبا، کثیرا، مع، عند الفاظ مفعول فیہ بن کر استعمال ہوتے ہیں۔

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

مفعول فیہ کے ساتھ عموما ''میں'' کا لفظ بڑھا کا ترجمہ کیا جاتا ہے لیکن کبھی اس کے بغیر بھی ترجمہ ہو جاتا ہے۔

مفعول له کی تعریف:

وہ اسم جس کی وجہ سے یا جس کے لیے فعل کیا جائے: دَخَلْتُ الْغُرْفَۃَ خَشْیَۃً مِنَ الْمَطَرِ، ضَرَبْتُ زَیْدًا تَادِیْباً.

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

مفعول لہ میں اکثر ''کے لیے، کی وجہ سے'' والا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

مفعول معه کی تعریف:

وہ اسم جو واو بمعنی مع کے بعد واقع ہو: جَاءَ الْبَرْدُ وَ الْجُبَّاتِ.

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

واو کا ترجمہ "اور" نہیں کیا جاتا بلکہ "ساتھ" کیا جاتا ہے۔

تمرین

سوال نمبر 1: اعراب لگائیں، ترجمہ کریں اور مفعول پہچانیں۔

وفوق كل ذى علم عليم، خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ، اَرْضَعَتْنِىْ وَ اَبَاهُ ثُوَيْبَةُ، مَنْ سَأَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا سَأَلَ جَمْرًا وَجَاؤُوْا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَّبْكُوْنَ، بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةَ، مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا، لازَمْتُ البيتَ استجماماً، زُرتُ الوالدةَ رغبةً فى الرضا، صَفَّفْتُ اَنَا وَالْيَتِمَ وَرَاءَهُ، أُسامِحُ الصديقَ حِفاظاً على المودةِ، كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا، مَنْ جَرَّثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ، قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَبْنَ عَمٍّ لِىْ، مَنْ صَامَ رَمْضَانَ وَقَامَهٗ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

الدرس الحادی والثلاثون

حال

وہ اسم جو بوقت فعل فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت پر دلالت کرے: جَاءَ زَیْدٌ رَاکِباً، ضَرَبْتُ زَیْدًا قَائِمًا ، کَلَّمْتُ زَیْدًا قَائِمَیْنِ.

1: جو اسم حالت بیان کرے اسے ''حال'' اور جس کی حالت بیان کی جائے اسے ''ذوالحال'' کہتے ہیں۔

2: حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے: شَرِبَ زَیْدٌ قَائِماً.

3: ویسے تو ذوالحال پہلے اور حال بعد میں آتا ہے لیکن اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو ذوالحال سے پہلے لانا ضروری ہے: شَرِبَ قَائِمًا رَجُلٌ.

4: حال کبھی مفرد ہوتا ہے جیسے مذکورہ مثالیں اور کبھی جملہ خبریہ ہوتا ہے: جَاءَ زَیْدٌ وَرَأسُه جَرِیْحٌ.

5: اگر حال مفرد ہو تو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر، مؤنث ہونے میں ذوالحال کے مطابق ہوتا ہے: شَرِبَ زَیْدٌ قَائِماً.

6: اور اگر حال جملہ ہو تو اس میں ذوالحال کے مطابق ایک ضمیر، واؤ یا ضمیر اور واؤ دونوں ہوتی ہیں: شَرِبَ زَیْدٌ وَهُوَ قَائِمٌ.

7: مِن بیانیہ سے پہلے اگر معرفہ آئے تو مِن اپنے مدخول سے ملکر حال بنے گا: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الأوْثَانِ.

8: وحدہ کا لفظ جہاں بھی آجائے حال واقع ہوگا: مَنْ رَأی هِلَالَ رَمَضَانَ وَحْدَه.

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

حال کا ترجمہ "ہوکر، اس حال میں، ہوتے ہوتے، ہوتے ہوئے، ہونے کی حالت میں" اور بعض اوقات موصوف، صفت کی طرح کیا جاتا ہے۔

تمرین

سوال نمبر 1: اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔

وآتیناه الحكم صبيا، وخلق الانسان ضعيفا، ادخلوا الباب سجدا، وما بينهما لاعبين، لئن اكله الذئب ونحن عصبة، قالت يا ويلتى االد وانا عجوز، دخل جنته وهو ظالم لنفسه، وجاؤوا اباهم عشاء يبكون، وجاء اهل المدينه يستبشرون، خرجوا من ديارهم وهم الوف، ذهب الحاج ماشيا، لا تشرب الماء كدرا، لا تأكل الطعام وهو حار، نزل المطر غزيرا، لا تحكم غضبان، لا تقرء والنور ضئيل، فرّ السارِق يركب، اجتهد صغيرا تسد كبيرا، كنت نبيّا وآدم بين الروح والجسد.

الدرس الثانی والثلاثون

تمییز / مُمَیِّز

وہ اسمِ نکرہ جو کسی چیز سے اِبہام (پوشیدگی) کو دور کرتا ہے: جَاءَ عِشْرُوْنَ رَجُلاً، حَسُنَ زَیْدٌ خُلُقاً.

جو ابہام کو دور کرتا ہے اسے **تمییز** اور جس سے ابہام کو دور کیا جائے اسے **ممیَّز** کہتے ہیں۔

☆ **تمییز کی اَقسام:** تمییز کی دو قسمیں ہیں:

1: **تمییز مفرد:** جس کا ممیَّز مبہم ذات ہو۔

☆ مُبَہَم ذات اکثر مقدار (عدد، وزن، کیل یا ناپ وغیرہ) ہوتی ہے: عِشْـرُوْنَ دِرْهَمًا، رِطْلٌ زَيْتًا، صَاعٌ بُرًّا، شِبْرٌ أَرْضًا. اور کبھی مقدار کے علاوہ بھی ہوتی ہے: خَاتَمٌ ذَهَبًا.

2: **تمییز نسبة:** جس کا ممیَّز مُبَہَم نسبت سے ہو۔

☆ مُبَہَم نسبت یا تو جملہ فعلیہ میں ہوتی ہے: حَسُنَ زَيْدٌ خُلُقًا یا شبہ جملہ میں: أَنَا أَكْثَرُ مِنْهُ مَالًا، یا اِضافت میں: عَجِبْتُ مِنْ شَرَافَةِ زَيْدٍ نَفْسًا.

عدد کی تمییز کی تفصیل:

1: **ثلاثة** سے **عشرة** تک کی تمییز جمع، مجرور اور خلاف قیاس (اگر عدد مذکر ہے تو مؤنث اور عدد مؤنث ہے تو مذکر) آتی ہے: ثَلَاثَةُ أَقْلَامٍ، ثَلَاثُ نِسَاءٍ.

2: **مائة** اور **الف** اور ان کے تثنیہ و جمع کی تمییز واحد مجرور آتی ہے: مِائَةُ رَجُلٍ.

3: **احد عشر** سے **تسعة وتسعون** تک کی تمییز واحد منصوب آتی ہے: أَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً.

4: واحد اور اثنان کو ممیّز کی صفت بنا کر لایا جاتا ہے: رَجُلٌ وَاحِدٌ، رَجُلانِ اثْنَانِ.

5: عشر کا لفظ اگر مفرد ہو تو خلاف قیاس استعمال ہوتا ہے اور مرکب ہو تو موافق قیاس استعمال ہوتا ہے: عَشَرَةُ أَقْلامٍ، أَحَدَ عَشَرَ قَلَمًا.

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

☆ تمیز نسبت ہو تو تمیز کو فاعل، مفعول یا مبتدا کا مضاف تصور کر کے ترجمہ کیا جائے: حسن زید وجهه (زید کا چہرہ خوبصورت ہے) فجرنا الارض عیونا (ہم نے زمین کے چشموں کو پھاڑا) انا اکثر منک مالا (میرا مال تجھ سے زیادہ ہے)۔

☆ اگر تمیز مفرد ہو تو پہلے ممیّز پھر تمیز کا بلا اضافہ ترجمہ کیا جاتا ہے۔

تمرین

سوال نمبر 1: اعراب لگائیں، تمیز پہچانیں اور ترجمہ کریں۔

لزید متران حریرا، لبکر متران ارضا، فانفجرت منه اثنتا عشرة عینا، من یعمل مثقال ذرة شرا یره، انی رایت احد عشر کوکبا، قل نار جنهم اشد حرا، انا اکثر منک مالا، کفی بالله شهیدا، واشتعل الرس شیبا.

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں۔

اِنّ عِدّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا، يَاابَتِ اِنِّیْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا، كَانَتْ مُدَّةُ خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ (رضی الله عنه) سَنَتَيْنِ وَ ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ وَّ اَحَدَ عَشَرَ يَوْمًا.

الدرس الثالث و الثلاثون

افعال قلوب

وہ افعال جو مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر ان کو بوجہ مفعولیت نصب دیتے ہیں۔

یہ سات ہیں (1) عَلِمَ (2) رَاى (3) وَجَدَ ان تینوں کو افعال یقین کہتے ہیں۔

(4) حَسِبَ (5) ظَنّ (6) خَالَ ان کو افعال شک کہتے ہیں۔

(7) زَعَمَ یہ یقین و شک دونوں کے لیے آتا ہے۔

☆ دونوں مفعولوں میں کسی ایک کو بھی حذف کرنا جائز نہیں: علمت زيدا فاضلا.

☆ اگر یہ افعال جملہ کے درمیان یا آخر میں واقع ہوں تو ان کا عمل لفظی باطل ہو جاتا ہے: زيد علمت فاضل.

☆ افعال قلوب میں ایک ہی شخص کی دو ضمیریں ایک ہی وقت میں فاعل اور مفعول بن سکتا ہے جبکہ بقیہ افعال میں ایسا نہیں ہوتا: علمتني شاكرا.

تمرین

سوال نمبر1: افعال قلوب کے دونوں مفاعیل کی نشاندہی کر کے ترجمہ کیجیے۔

اِنّی لاَظُنُّکَ یا مُوسی مَسْحُوراً، وتَرَی الْجِبالَ تَحْسَبُها جامِدَةً، تَحْسَبُهُمْ جَمِیعاً وَ قُلُوبُهُمْ شَتّی، وَ لَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَراهُ مالَهُ فِی الآخِرَةِ مِنْ خلاقٍ، فَاِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِناتٍ فَلا تَرْجِعُوهُنَّ اِلَی الْکُفّار، اِنَّهُمْ یَرَوْنَهُ بَعِیداً، وَ اِنْ وَجَدْنا اَکْثَرَهُمْ لَفاسِقِینَ، اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیماً فَاوی، رَأَی الْقَمَرَ بازِغاً، و اِنِّی لَاَظُنُّهُ کاذِباً، حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤاً مَنْثُوراً.

الدرس الرابع و الثلاثون

افعال ناقصه

وہ افعال جو جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں: کان زید عالما.

☆ یہ سترہ افعال ہیں۔

(۱) کان (۲) صار (۳) اصبح (۴) امسی (۵) اضحی (۶) ظل (۷) بات (۸) راح (۹) ما برح (۱۰) ما فتیء (۱۱) ما انفک (۱۲) غدا (۱۳) عاد (۱۴) آض (۱۵) مادام (۱۶) ما زال (۱۷) لیس.

کان: یہ تین معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

(۱) **ناقصه**: اس صورت میں یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوگا: کان زید ساجدا.

(۲) **تامه**: اس صورت میں کان، **حَصَلَ** کے معنی میں ہوگا یعنی اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو جائے گا اسے خبر کی ضرورت نہیں پڑے گی: کان مطر (بارش ہوئی)۔

(۳) **زائده**: اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اسے عبارت سے ختم کر دیا جائے تو بھی کلام میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا: ما کان احسن زیدا.

صار: (ہوگیا) **اصبح**: (صبح کے وقت) **امسی**: (شام کے وقت) **اضحی**: (چاشت کے وقت) **ظل**: (دن کے وقت) **بات**: (رات کے وقت)

☆ یہ پانچوں افعال بمعنی **صار** بھی استعمال ہوتے ہیں۔

مازال، ما برح، ما انفک، ما فتیء: (استمرار کے لیے آتے ہیں)۔

مادام: (ماقبل کی مدت بیان کرنے کے لیے آتا ہے) اجلس مادام زید جالسا.

عاد، آض، غدا، راح: (بمعنی صار) **لیس:** (نہیں)

☆ اگر افعال ناقصہ کے بعد نکرہ آجائے تو افعال ناقصہ کا اسم ضمیر نکالیں گے اور نکرہ کو اس کی خبر بنائیں گے: و لو کان آیة.

☆ افعال ناقصہ کی خبر ان کے اسم سے پہلے آسکتی ہے۔

☆ ان کی خبر خود ان افعال سے بھی پہلے آسکتی ہے لیکن جن افعال سے پہلے **ما** آتا ہے ان سے مقدم نہیں ہوسکتی۔

تمرین

سوال نمبر 1: افعال ناقصہ، ان کے اسماء اور خبروں کی نشاندہی کیجیے۔

کن مُتیقّظاً، أوصانی بالصلاة والزکاة ما دمت حیا، فأصبحوا فی دیارھم جاثمین، ان اللّٰهَ لا یحُبُّ مَنْ کانَ مُختالاً فخورا، عَلیٰ الشَّجَرَةِ ثمرًا، بِجَانِبِ الْحَارِسِ بَنْدَقِیَّتَهُ، مَعَ الرَّجُلُ عَصَاهُ.

سوال نمبر2: افعال ناقصہ داخل کر کے جملہ مکمل کیجیے۔

.....المعلمُ ....، .....المسافرون ......،.......الهاتف

........،......ألام ......، .....اَلْاَبْوَابُ......، ....الموظفةُ

........،........المدینةُ ....،........اَلْبَائعُ.........

الدرس الخامس و الثلاثون

افعال مقاربہ و شروع

یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

☆ یہ افعال، افعال مقاربہ ہیں (۱) کرب (۲) کاد (۳) اوشک.

☆ یہ افعال، افعال رجا ہیں (۴) عسی (۵) حری (۶) اخلولق

☆ یہ افعال، افعال شروع ہیں (۷) أخذ (۸) انشأ (۹) جعل (۱۰) طفق

☆ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوگی کبھی اَنْ کے ساتھ اور کبھی بغیر اَنْ کے: عسی زید ان یخرج، عسی زید یخرج.

☆ بعض اوقات یہ افعال تامہ بھی استعمال ہوتے ہیں: عسی ان یخرج زید.

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

افعال مقاربہ کا ترجمہ ''قریب ہے کہ'' أفعال رجا کا ''امید ہے کہ'' أفعال شروع کا ترجمہ ''شروع ہوا، کیا، ہونے لگا، کرنے لگا'' کیا جاتا ہے۔

افعال مدح و ذم

وہ افعال جو مدح یا ذم کے لیے وضع کیے گئے ہیں، یہ چار ہیں۔

(۱) نعم (۲) حبذا (۳) بئس (۴) ساء

☆ جس کی مدح یا مذمت بیان کی جائے اسے مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں۔

تنبیہ: ان کا فاعل تین طرح سے آسکتا ہے۔

(۱)معرف باللام: نعم الرجل زيد.

(۲)مضاف الی معرف باللام: نعم صاحب القوم زيد.

(۳)ضمیر مستتر ممیّز: نعم و طنا الباكستان.

ترکیب:

1: **نعم** فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر مقدم اور **زید** مبتدا مؤخر، مبتدا، خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

2: **نعم** فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ اور **زید** مبتدا اس کی خبر **موجود** محذوف الگ جملہ۔

3: اگر مخصوص بالمدح یا بالذم مقدم ہو تو یہ مبتدا اور بعد والا جملہ فعلیہ خبر بنے گا۔

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

پہلے مخصوص بالمدح یا بالذم کا ترجمہ کرتے ہیں اور پھر ''کیا ہی اچھا'' یا ''کتنا برا'' کے لفظ کے ساتھ فاعل کا ترجمہ کرلیا جاتا ہے۔

تمرین

سوال 1: مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کریں اور ترجمہ کریں۔

أَوْشَكَ الْمَطَرُ اَنْ يَّنْقَطِعَ، يَكَادُ الْعِلْمُ يَكْشِفُ أَسْرَارَ الْكَوَاكِبَ، أَنْشَأَ الطِّفْلُ يَبْكِيْ، جَعَلَ النَّاسُ يَمُوْتُوْنَ مِنَ الْغَلَاءِ،

حَرٰی الْغَمَامُ اَنْ یَّنْقَشِع، عَسٰی الْضَیْقُ اَنْ یَّنْفَرِجَ، اِخْلَوْلَقَ اَنْ یُّثْمِرَ الْبُسْتَانُ، أَوْشَکَ الْقَوِیُّ اَنْ یَّتْعَبَ، یُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ، مَنْ یَرْتَعُ حَوْلَ الْحِمَی یُوْشِکُ اَنْ یُّوَاقِعَہ، کَادَ الْبَیْتُ یَسْقُطُ.

سوال نمبر 2: مندرجہ بالا جملوں میں موجود افعال کی پہچان کریں کہ وہ کس قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟

سوال 3: مندرجہ ذیل جملوں میں موجود مخصوص بالمدح والذم کی پہچان کریں۔

نِعْمَ الْوَالِدُ الشَّفِیْقُ، بِئْسَ الْعَدُوُّ الشَّیْطَانُ، نِعْمَ أَجْرُ الْمُخْلِصِیْنَ، بِئْسَ مَصِیْرُ الْمُتَجَبِّرِیْنَ، نِعْمَ الشَّجاعُ رَجُلاً یَقُولُ الحقّ غیرَ ھَیَّابٍ، بِئْسَ الرَّجُلاَنِ الزَّیْدَانِ، لاَحَبَّذَا الْکَاذِبُ، نِعْمَ رَجُلُ الْجُبْنِ و الکِذبِ مُسَیْلِمَۃُ، نِعْمَ النَّصِیْرُ، نِعْمَ الَّذِیْ یَصُوْنُ لِسَانَہ عمّا لا یَحْسنُ، و بِئْسَ الَّذِیْ یَغْتَابُ النَّاسَ، سَاءَ سَبِیْلاً، حَسْبُنَا اللّٰہ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ، نِعْمَ أُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہ عَنْھَا، حَبَّذَا الْمُسْلِمُوْنَ.

الدرس السادس والثلاثون

افعال تعجب

وہ افعال جو تعجب کے اظہار کے لیے آتے ہیں اس کے دو صیغے آتے ہیں۔

(۱)مَا اَفعَلَهٗ (۲)اَفعِل بِہٖ

☆ ما احسنه کی ترکیب:

ما بمعنی ای شیء مبتدا، احسن فعل، ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل اور ہ مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ما کی خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

اَفعِل بِہٖ:

افعل صیغہ امر بمعنی ماضی یعنی اَفعَلَ با، زائدہ ہ فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ انشائیہ۔

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

فعل تعجب کا ترجمہ ''کیا ہی، کتنا'' وغیرہ الفاظ تعجب لگا کر کیا جاتا ہے ترکیبی ترجمہ نہیں ہوتا۔

تمرین

سوال 1: مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کریں، اور ترجمہ کریں۔

مَا اَقبَحَ بَكرًا، أَكرِمِیْ بِزَينَب، شَرَفَ زَيدٌ عِلمًا، أَشدِدُ بِاِحسَانِهٖ، مَا أَكرَمَه، مَاأَشَدَّ اِستِقلَالًا، أَعظِمْ بِنُصرَتِهٖ، أَلطِفُ بِزَيدٍ، أَقبِحْ بِأَنْ يُعَاقَبَ الْمَظْلُوْمُ، مَا أَشَدَّ أَنْ يَتْرُكَ الْمُسْلِمُ الصَّلٰوةَ.

الدرس السابع والثلاثون

اسماء شرطیه

وہ اسماء جو شرط کا معنی دیتے ہیں یہ دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں، یہ نو ہیں۔

1: مَنْ مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ. 2: مَا مَاتَأْكُلْ آكُلْ.

3 اَیُّ اَیُّ شَیْءٍ تَاْكُلْ اٰكُلْ. 4: مَتٰی مَتٰی تَقُمْ اَقُمْ.

5: اَیْنَ اَیْنَ تَذْهَبْ اَذْهَبْ. 6: اَنّٰی اَنّٰی تَكْتُبْ اَكْتُبْ.

7: اِذْمَا اِذْ مَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ. 8: حَیْثُمَا حَیْثُمَا تَقْصُدْ اَقْصُدْ.

9: مَهْمَا مَهْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ.

☆جب شرط و جزا دونوں مضارع ہوں یا صرف شرط مضارع ہو تو مضارع پر جزم واجب ہے۔

☆اگر شرط فعل ماضی ہو اور جزا مضارع ہو تو جزم جائز ہے۔

جن مقامات پر فاء کا لانا واجب ھے :

1: جب جزا جملہ اسمیہ ہو: فَمن ثقلت موازینه فاولئک هم المفلحون.

2: جب جزا فعل امر ہو: فاذا قرات القرآن فاستعذ بالله.

3: جب جزا فعل نہی ہو: وان علمتوهن مؤمنات فلا ترجعوهن الی الكفار.

4: جب جزا دعا ہو: اِنْ اَكْرَمْتَنِیْ فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا.

5: جب جزا ماضی ہواوراس کے شروع میں قد آئے: و ان یکذبوک فقد کذبت رسل من قبلک.

6: جب جزا ماضی منفی ہو: فان لم تفعل فما بلغت رسالته.

7: جب جزا فعل مضارع ہواوراس پر سین داخل ہو: و ان تعاسرتم فسترضع له اخری.

8: جب جزا فعل مضارع ہواوراس پر سوف داخل ہو: فان استقر مکانه فسوف ترانی.

9: جب جزا فعل مضارع مؤکد بلن ناصبہ ہو: ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه.

10: جب جزا فعل جامد ہو:ان تبدوا الصدقات فنعماھی.

جس مقام فاء لانا جائز ھے :

1: جب جزا فعل مضارع ہو: ومن کفر فامتعه قلیلا، ان تنصر الله ینصرکم، من جاء بالحسنة فلا یجزی الا مثلها، ان تدعوهم الی الهدی لا یتبعوکم.

جن مقامات پر فاء لانا نا جائز ھے :

1: جب جزا ماضی مثبت بغیر قد کے ہو: ان احسنتم احسنتم لانفسکم.

2: جب جزا فعل نفی جحد بلم کا صیغہ ہو: من لم یشکر الله لم یشکر الناس.

تمرین

سوال نمبر1: مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کریں۔

مَنْ تُحِبُّ أُحِبَّ، مَا تَفْعَلْ تُفْعَلْ، نَقُوْلُ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا، أَيُّ رَجُلٍ تَنْصُرْ اَنْصُرْ، مَتٰى تَسْكُتْ أَسْكُتْ، مَهْمَا تَصُمْ أَصُمْ، اَنَا مَعَ عَبْدِىْ حَيْثُمَا ذَكَرَنِىْ، وَاِنَّكَ مَهْمَا اَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ، أَيْنَمَا تَذْهَبْ أَذْهَبْ، اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، حَيْثُمَا اَدْرَكْتَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ.

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل جملوں میں بتائیے کہ کہاں فاء کالانا واجب، کہاں جائز اور کہاں ناجائز ہے؟

اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَه، اِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ، فَاِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوْا عَنْهُمَا، مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ، مَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا، مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ، اِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ، مَنْ لَمْ يَسْئَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ.

سوال نمبر2: خالی جگہوں کو الگ الگ مناسب اسم شرط سے پر کیجیے۔

۱۔.....جِئْتُ رَأَيْتُهُ. ۲۔.....تَسِرْ أَسِرْ. ۳۔.....تَسْمَعْ تَقُلْ.
۴۔.....سَكَتُّ نَجَوْتُ. ۵۔.....دَقَّ فُتِحَ لَهُ. ۶۔.....عِلْمٍ تَحْصُلْ أَحْصُلْ. ۷۔.....تَقْعُدْ أَقْعُدْ. ۸۔.....تَصُمْ أَصُمْ. ۹۔.....تَنْصُرْ أَنْصُرْ.
۱۰۔.....تَضْحَكْ تُضْحَكْ. ۱۱۔.....تَقُلْ أَقُلْ. ۱۲۔.....تَذْهَبْ أَذْهَبْ.

الدرس الثامن والثلاثون

اسماء افعال

وہ اسماء جو فعل کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں ان کی بھی دو قسمیں ہیں

(۱) بمعنی ماضی (۲) بمعنی امر

اسماء افعال بمعنی ماضی:

وہ اسماء جو فعل ماضی کا معنی دیتے ہیں اور اپنے مابعد اسم کو فاعل ہونے کی وجہ سے رفع دیتے ہیں۔

1: هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ مثال: هَيْهَاتَ زَيْدٌ (زید دور ہوا)۔

2: شَتَّانَ بمعنی افْتَرَقَ مثال: شَتَّانَ زَيْدٌ وَّ عَمْرٌو (زید اور عمرو جدا ہوئے)۔

3: سَرْعَانَ بمعنی أَسْرَعَ مثال: سَرْعَانَ الْقِطَارُ (گاڑی تیز ہوئی)۔

☆ هيهات بمعنی بعد فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب زید اسکا فاعل فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ۔

اسماء افعال بمعنی امر حاضر:

وہ اسماء جو فعل امر کا معنی دیتے ہیں فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتے ہیں۔

ان کا فاعل ضمیر مستتر ہوتا ہے جیسا کہ فعل امر حاضر میں فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے۔

1: دُوْنَکَ بمعنی خُذْ مثال: دُوْنَکَ الْكِتَابَ (تو کتاب پکڑ)۔

2: بَلْهَ بمعنی دَعْ مثال: بَلْهَ التَّمرَ (کھجور چھوڑ دے)۔

3: عَلَيْکَ بمعنی اِلْزَمْ مثال: عَلَيْکَ الرِّفْقَ (نرمی اختیار کر)۔

4: هَا بمعنی خُذْ مثال: هَا الْقَلَمَ (تو قلم پکڑ)۔

5: حَيَّهَلَ بمعنی اِیتِ مثال: حَيْهَلَ التُّفَّاحَ (سیب لا)۔

6: رُوَيْدَ بمعنی أَمْهِلْ مثال: رُوَيْدَ اللِّصَّ (چور کو مہلت دو)۔

آمِيْنَ بمعنی اِسْتَجِبْ مثال: اِلٰهِی آمِيْنَ (یا اللہ قبول فرما)۔

☆ دونک اسم فعل بمعنی خذ فعل امر حاضر معروف انت ضمیر مستتر اسکا فاعل الکتاب مفعول بہ۔

تمرین

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل جملوں میں اسمائے افعال کا استعمال کیا گیا ہے ترجمہ کیجیے اور ترکیب کیجیے۔

هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيدِ، شَتَّانَ زَيْدٌ وَ بَكْرٌ، سَرْعَانَ فَرِيْدٌ، حَيَّهَلَ الْمَاء بَلْه غُلامًا، عَلَيْكَ الرِّفْقَ، اٰمِيْنَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الاَمِيْنِ، هَا الْمَاءَ، هَا يَدِیْ، عَلَيْكَ اَبَا هُرَيْرَةَ، دُوْنَكَ الْخُبْزَ الْمُطَبَّقَ، كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلِكُ آمِيْنَ، عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّيْنَ الرَّاشِدِيْنَ، بَلْهَ مَا اطَّلَعْتُمْ عَلَيْهِ، اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ هَا وَلَا خَلَابَةَ، عَلَيْكَ بِالْعِفَّةِ، شَتَّانَ فِعْلُ الْمُؤْمِنِ وَ فِعْلُ الْكَافِرِ، هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ، كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ آمِيْنَ، عَلَيْكَ بِالشَّامِ وَ اَهْلِهِ،

الدرس التاسع والثلاثون

اسم فاعل، اسم مفعول

اسم فاعل:

وہ اسم مشتق ہو جو اس ذات پر دلالت کرے جس سے معنی مصدری کا صدور ہو۔

☆ یہ ثلاثی مجرد سے فَاعِل کے وزن پر آتا ہے: خالق، ذاکر.

☆ اور باقی ابواب سے فعل مضارع معروف سے یوں بنتا ہے کہ علامت مضارع کی جگہ میم مضموم لگاتے ہیں اور ماقبل آخر کو کسرہ دیتے ہیں مُکْرِمٌ، مُشَرِّفٌ.

☆ یہ اپنے فعل معروف والا عمل کرتا ہے۔

اسم مفعول:

وہ اسم مشتق ہو جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر معنی مصدری واقع ہو۔

☆ یہ ثلاثی مجرد سے مفعول کے وزن پر آتا ہے: مخلوق، مذکور.

☆ اور باقی ابواب سے فعل مضارع مجہول سے یوں بنتا ہے کہ علامت مضارع کی جگہ میم مضموم لگاتے ہیں اور ماقبل آخر کو فتحہ دیتے ہیں: مُکْرَمٌ، مُشَرَّفٌ.

☆ یہ اپنے فعل مجہول والا عمل کرتا ہے۔

ان کے عمل کی دو شرطیں ہیں۔

(۱) یہ حال یا مستقبل کا معنی دیں (۲) ان سے پہلے درج ذیل چھ چیزوں میں سے کوئی موجود ہو۔

1: ان سے پہلے مبتدا ہو: زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہٗ، زَیْدٌ مَنْصُوْرٌ اَبُوْہٗ.

2: ان سے پہلے موصوف ہو: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْہٗ بَکْرًا، مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مَضْرُوْبٍ اَبُوْہٗ.

ان سے پہلے اسم موصول ہو: جَاءَ نِیْ الضَّارِبُ اَبُوْہٗ، جَاءَ نِیْ الْمَضْرُوْبُ اَبُوْہٗ.

4: ان سے پہلے ذوالحال ہو: جَاءَ نِیْ زَیْدٌ رَاکِباً غُلَامُہٗ فَرَساً، جَاءَ نِیْ زَیْدٌ مُعْطٰی غُلَامُہٗ دِرْھَماً.

5: ان سے پہلے ہمزہ استفہام ہو: اَقَائِمٌ زَیْدٌ، اَمَضْرُوْبٌ زَیْدٌ.

6: ان سے پہلے مانافیہ ہو: مَاقَائِمٌ زَیْدٌ، مَامَضْرُوْبٌ زَیْد.

☆ جب اسم فاعل اور اسم مفعول پر الف لام داخل ہو جائے تو عامل بننے کے لیے ان کا حال یا مستقبل کے معنی میں ہونا ضروری نہیں۔

تمرین

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

زَیْدٌ عَالِمٌ، جَاء رَجُلٌ عَالِمٌ، رَأَیْتُ الَّذِیْ ضَارِبٌ أَبُوْہ، صَلَّی الْمُصَلِّی قَائِمًا، مَا قَائِمٌ زَیْدٌ، أَوَاقِفٌ أَنْتَ؟، ضَرَبْتُ رَجُلاً شُدُوْدًا، زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ، أَمَطُوْلٌ یَوْمُ الْجُمُعَةِ؟، مَا مَرْکُوْبُ الطِفْلُ، اَللہ خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.

الدرس الاربعون

صفت مشبہ، اسم تفضیل

صفت مشبہ:

وہ اسم مشتق جو اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور ثبوت قائم ہو: حَسَنٌ.

اس کے عمل کے لیے یہ شرط ہے کہ اس کا پانچ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو۔

1: اس سے پہلے مبتدا ہو: زَیْدٌ حَسَنٌ اَبُوْہٗ.

2: اس سے پہلے موصوف ہو: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ اَحْمَرَ وَجْھُہٗ.

3: اس سے پہلے ذوالحال ہو: جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَحْمَرَ وَجْھُہٗ.

4: اس سے پہلے ہمزہ استفہام ہو: اَحَسَنٌ زَیْدٌ.

5: اس سے پہلے مانافیہ ہو: مَا حَسَنٌ زَیْدٌ.

اسم تفضیل:

وہ اسم مشتق ہے جس سے کسی کے مقابلے میں معنی مصدری میں زیادتی حاصل ہو: زید افضل من عمرو.

☆ اسم تفضیل صرف فاعل میں عمل کرتا ہے اور اس کا فاعل ضمیر مستتر ہوتا ہے۔

اس کا استعمال:

اسم تفضیل تین طرح سے استعمال کیا جاتا ہے۔

1: الف لام کے ساتھ: جَاءَنِیْ زَیْدُ الاَفْضَلُ.

2: مِنْ کے ساتھ: جَاءَ نِی زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو.

3: اضافت کے ساتھ: جَاءَ نِی زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ.

☆ اسمِ تفضیل ان طریقوں کے علاوہ استعمال نہیں ہوتا اور ان میں سے دو طریقوں کو ایک مقام پر جمع کرنا جائز نہیں۔

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

مفضل علیہ اور اسمِ تفضیل (زیادہ، بہتر وغیرہ) کے درمیان ''سے''، ''میں سے''، ''کی نسبت'' کا اضافہ کر لیتے ہیں: جَاءَ نِی زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ (میرے پاس قوم میں سے افضل زید آیا)۔

تمرین

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کریں نیز ترجمہ کیجیے۔

اَللّٰہُ کَرِیْمٌ، بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَحِیْمٌ، زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہ، بَکْرٌ جَمِیْلٌ، اَنَا عَطْشَانُ، أَ حَسَنٌ زَیْدٌ؟، کَانَ الامام أَحْمَد رضا جَمِیْلَ الصُّوْرَۃِ حَسَنَ الْعَیْنَیْنِ وَالْمَضْحَکِ حُلوَ الْاِبْتِسَامَۃِ مَسْنُوْنَ الْوَجْہِ جَیِّدَ الْبَیَانِ عَذْبَ الْاَلْفَاظِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، رَأَیْتُ طِفْلَۃً حَسَنَۃً، ھٰذِہِ الْبَقَرَۃُ سَوْدَاءُ عَیْنُھَا وَأَبْیَضُ رَأْسُھَا.

سوال نمبر 2: درج ذیل جملوں میں اسمِ تفضیل کس طریقے سے استعمال کیا گیا۔

أَلنَّبِیُّ أَفْضَلُ مِنَ الْوَلِیِّ، فَاطِمَۃُ أَفْضَلُ مِنْ أُخْتِھَا، أَلرَّجُلَانِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَرْأَتَانِ، ھُمُ الْأَفْضَلُوْنَ، أَلْفِتْنَۃُ أَکْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ، أَللّٰہُ أَکْبَرُ مِنْ

الدرس الحادی و الاربعون

مصدر، اسم تام

مصدر: مصدر اپنے فعل والا عمل کرتا ہے۔

☆ مصدر جب یہ مفعول مطلق نہ بن رہا ہو تو عامل ہوتا ہے۔

مصدر کا استعمال: مصدر کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے

(۱) مضاف:

مصدر اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہو: يَسُرُّنِىْ شُكْرُكَ الْمُنْعِمَ.

☆ اس صورت میں فاعل یا مفعول جو مضاف الیہ ہوگا وہ محلا مرفوع یا منصوب ہوگا اور لفظا مجرور ہوگا۔

(۲) معرف باللام:

مصدر معرف باللام استعمال ہو: عَمُّكَ حَسَنُ التَّهْذِيبِ اَبْنَاءَهٗ.

(۳) منون:

جب مصدر نہ مضاف ہو اور نہ ہی معرف باللام ہو: وَاجِبٌ عَلَيْنَا تَشْجِيعٌ كُلَّ مُجْتَهِدٍ.

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

☆ مصدر مضاف ہو تو جملہ فعلیہ والے انداز میں ترجمہ کرتے ہیں یعنی پہلے فاعل، پھر مفعول پھر متعلقات اور آخر میں مصدر کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

☆اگر مصدر جملہ کا جز بنے تو اس کو فعل مضارع اَن تصور کر کے ترجمہ کیا جا سکتا ہے۔

اسم تام: وہ اسم جو موجودہ حالت میں آگے مضاف نہ ہو سکے۔

☆اسم تام، تمییز کو **نصب** دیتا ہے: عندی رطلان زیتا.

☆ اسم کے تام ہونے کی **چند صورتیں** ہیں

1: اسم کے آخر میں **تنوین** آجائے تو وہ تام ہو جاتا ہے: عندی رطل زیتا.

2: اسم کے آخر میں **تنوین مقدر** ہو: عندی احد عشر رجلا.

3: اس کے آخر میں **نون تثنیہ** آجائے: عندی قفزان برا.

4: اسم کے آخر میں **مشابہ نون جمع** ہو: عندی عشرون درهما.

5: اسم **مضاف** ہو: عندی ملؤه عسلا.

تمرین

سوال نمبر 1: ترجمہ کریں اور مصدر کے عمل کی نشاندہی کریں۔

حُبُّکَ الشَّیءَ یُعْمِی وَیُصِمُّ، مُخَالَطَةُ الأَشْرَارِ مِنْ أَعْظَمِ الْأَخْطَارِ، اِکْرَامُ الْعَرْبِ الضَّیفَ مَعْرُوفٌ فِی العالَمِ، قال صلی الله علیه وسلم تَبَسُّمُکَ فی وجهِ أخِیکَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُکَ بالمعروفِ صدقةٌ ونَهْیُکَ عن المُنْکَرِ صدقةٌ ونَصْرُکَ الرجلَ الرَّدِیَ البصرِ لک صدقةٌ وإمَاطَتُکَ الحجرَ والشَّوکَ والعَظْمَ عن الطریق لک صدقةٌ، ولولا دفعُ اللّٰهِ الناسَ بعضَهم ببعض لَفَسَدَتِ الارضُ.

الدرس الثانی والاربعون

مضاف

یہ اپنے مضاف الیہ کو جر دیتا ہے: غلام زید.

☆ جب اسم فاعل یا مفعول کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہوتو معرفہ یا نکرہ مخصوصہ نہیں ہوتا بلکہ نکرہ ہی رہتا ہے اسے ''اضافت لفظی'' کہتے ہیں: رَجُلٌ قَائِمُ اللَّيۡلِ.

☆ کبھی کبھی مضاف الیہ عبارت سے حذف کر دیا جاتا ہے اور اس کے عوض تین تبدلیاں آسکتی ہیں (۱) مضاف پر الف لام عوضی آجاتا ہے (۲) مضاف پر تنوین عوض آجاتی ہے (۳) مضاف مبنی ہو جاتا ہے۔

☆ مرکب اضافی کے قوانین سبق نمبر دس میں گزر چکے۔

اضافت لفظی کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:

مضاف اور مضاف الیہ کا بالترتیب بلا اضافہ ترجمہ کر کے ساتھ ''والا'' کا اضافہ کر لیتے ہیں جیسے حسن الوجہ (حسین چہرے والا) ناصر زید (زید کی مدد کرنے والا)۔

☆ یا صیغہ صفت کو فعل ماضی یا مضارع کے معنی میں تصور کر کے جملہ فعلیہ والا ترجمہ کر لیتے ہیں: حسن الوجہ (جس کا چہرہ حسین ہے) ناصر زید (جس نے زید کی مدد کی)۔

الدرس الثالث والاربعون

اسم کنایات

اسماء کنایات کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) وہ اسماء جو مبہم اور پوشیدہ عدد کے لیے آتے ہیں یہ دو ہیں کم، کذا.

(۲) وہ اسماء جو مبہم اور پوشیدہ بات کے لیے آتے ہیں یہ دو ہیں کیت، ذیت.

کم: اس کی دو قسمیں ہیں (۱) کم استفہامیہ (۲) کم خبریہ

کم استفهامیه: اس کے ذریعے مبہم عدد کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔

استعمال:

اس کی تمییز مفرد منصوب ہوتی ہے: كَمْ رَجُلاً عِنْدَكَ (تمہارے پاس کتنے آدمی ہیں؟)۔

☆ اگر كَمْ سے پہلے حرف جار آجائے تو اس کی تمییز مجرور آتی ہے: بِكَمْ دِرْهَمٍ اِشْتَرَيْتَ هٰذَا ؟

کم خبریه: وہ کم جس کے ذریعے کسی عدد کی خبر دی جائے۔

استعمال:

اس کی تمییز مجرور آتی ہے: كَمْ دَارٍ بُنِيَتْ (کتنے ہی گھر بنائے گئے)۔

کذا: اس کے ذریعے کسی عدد کی قلت یا کثرت کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

استعمال:

اس کی تمییز ہمیشہ منصوب آئے گی کبھی مفرد کبھی جمع: اَعْطَيْتُكَ كَذَا وَكَذَا

دِرْهَمًا (میں نے تجھے اتنے اتنے درھم دیئے)۔

کیت، ذیت: یہ دونوں کسی پوشیدہ بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

استعمال :

ان کی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے: قُلْتُ لَکَ کَیْتَ وَذَیْتَ حَدِیْثاً (میں نے تجھے ایسی ایسی بات کہی)۔

تمرین

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل جملوں میں سے مبہم عدد اور مبہم بات کے لئے استعمال ہونے والے اسمائے کنایہ الگ الگ کریں۔

ضَرَبْتُ زَیْدًا کَذَا وَکَذَا ضَرْبَةً، وَاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ کَذَا، کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِیلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ، وَکَأَیِّنْ مِنْ غَنِی لَا یَقْنَع، کَانَ الْأَمْرُ کَیْتَ وکیتَ، بِکَمْ دِرْهَمٍ اِشْتَرَیْتَ هٰذَا ؟، اِشْتَرَیْتُه بِکَذَا دِرْهَمًا، کَمْ رِجلاً لَکَ؟.

سوال نمبر2: مندرجہ بالا جملوں کی ترکیب نحوی کریں۔

الدرس الرابع والاربعون

استثناء

الا یا اس کے ہم معنی کلمات کے ذریعے ایک چیز کو دوسری چیز کے حکم سے خارج کرنا جسے خارج کیا جائے اسے مستثنیٰ اور جس سے خارج کیا جائے اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں: جاء القوم الا زیدا. الا کے ہم معنی کلمات دس ہیں۔

غیر، سوی، سواء، حاشا، خلا، عدا، ما خلا، ما عدا، لیس، لا یکون

مستثنی متصل: وہ مستثنیٰ جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو: جاء القوم الا زیدا.

مستثنی منقطع: وہ مستثنیٰ جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو: جاء القوم الا حمارا.

مستثنی مفرغ: جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔

کلام موجب: وہ کلام جس میں نفی، نہی یا استفہام نہ ہو۔

کلام غیر موجب: وہ کلام جس میں نفی، نہی یا استفہام ہو۔

کلمات استثناء میں سے الا حرف ہے:

☆ الا کے بعد آنے والا مستثنیٰ مفرغ نہ ہو اور کلام موجب ہو تو مستثنیٰ منصوب ہوگا: جاء نی القوم الا زیدا.

☆ الا کے بعد آنے والا مستثنیٰ مفرغ نہ ہو اور کلام غیر موجب ہو تو مستثنیٰ منصوب اور عامل کے مطابق ہو سکتا ہے: ما جاء نی القوم احد الا زیدا زید.

☆ کلام غیر موجب میں مستثنیٰ مفرغ ہو تو مستثنیٰ عامل کے مطابق ہوگا: ما جاء الا زید، ما رأیت الا زیدا، ما مررت الا بزید.

غیر، سوی، سواء اسم ہیں:

☆ان کے بعد آنے والا مستثنیٰ مجرور ہوگا: جاء القوم غیر زید، سوی زید، سواء زید.

☆غیر پر وہی اعراب آئے گا جو مستثنیٰ بالا پر آتا ہے

باقی تمام کلمات فعل ہیں:

☆ان کے بعد آنے والا مستثنیٰ منصوب ہوگا: جاء نی القوم خلا زیدا، عدا زیدا، جاء نی القوم ما خلا زیدا، ما عدا زیدا، لیس زیدا، لا یکون زیدا.

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

☆الا والے جملہ میں اگر مستثنیٰ مفرغ ہو تو حصر کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

☆اگر مستثنیٰ مفرغ نہ ہو یا الا کے علاوہ کوئی کلمہ استثناء ہو تو ''علاوہ'' کا ترجمہ ابتدا یا انتہاء میں کیا جاتا ہے۔

تمرین

سوال نمبر1: درج ذیل کا ترجمہ کریں اور مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ کی پہچان کریں۔

مـا تَـخَـلَّفَ الـطُّلَّابُ اِلَّا وَاحِـدًا، فَسَـجَدَ الْمَلٰئِكَةُ اِلَّا اِبْلِيْسَ، تَنَاوَلْتُ الطَّعَامَ اِلَّا الْمَاءَ، رَأَيْتُ الْقَوْمَ سِوٰى زَيْدٍ، مَاجَاءَ نِیْ غَيْرَ زَيْدٍ الْقَوْمُ، مَاضَرَبَ أَحَدًا اِلَّا زَيْدًا، مَامَرَرْتُ اِلَّا بِزَيْدٍ، جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ مَا عَدَا زَيْدًا، عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ أَحَدًا اِلَّامَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ، قَالَ النَّبِیُّ: كُلُّ الذُّنُوْبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهَا مَا شَاءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ، ما جاء نی الا زید احد، ما جاء نی الا زید احد.

الدرس الخامس والاربعون

توابع

توابع تابع کی جمع ہے یہ وہ دوسرا لفظ ہے جو اعراب میں ایک ہی جہت سے متبوع کے مطابق ہو: جاء رجل عالم.

اس کی پانچ اقسام ہیں (۱) صفت (۲) تاکید (۳) بدل (۴) عطف (۵) عطف بیان

صفت:

وہ تابع ہے جو متبوع یا متبوع کے متعلق میں پائے جانے والے معنی پر دلالت کرے: جاء رجل عالم، جاء رجل عالم ابوہ.

اس کی دو قسمیں ہیں ۔ (۱) حقیقی (۲) سببی ۔

صفت حقیقی:

یہ وہ صفت ہے جو اپنے موصوف میں پائے جانے والے معنی پر دلالت کرتی ہے: جاء رجل عالم.

☆ اس کی مکمل وضاحت مرکب توصیفی کے درس میں ملاحظہ فرمائیں۔

صفت سببی:

وہ صفت ہے جو اپنے موصوف کے متعلق میں پائے جانے والے معنی پر دلالت کرتی ہے: جاء رجل عالم ابوہ.

☆ اس میں صفت پانچ چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

(۱) معرفہ (۲) نکرہ (۳) رفع (۴) نصب (۵) جر

☆اسم نکرہ کے بعد اگر جملہ آئے تو یہ جملہ صفت بنتا ہے: جاء رجل ضرب ابوہ.

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

☆چونکہ مرکب توصیفی جملہ کا جز بنتا ہے اس لیے صفت اگر مرکب (یعنی یا تو جملہ ہو یا ایسا شبہ جملہ ہو جس کے متعلقات یا ظروف ہوں) تو ترجمہ میں صفت کو موصوف سے جدا کر کے جملہ کی ابتداء یا انتہاء میں ذکر کر دیتے ہیں اور موصوف سے پہلے ''وہ، اس، ایسا'' وغیرہ کا ترجمہ کر کے اسے جملہ کا جز بنا دیتے ہیں: ذَهَبَ رَجُلٌ يَعْلَمُ (ایسا آدمی گیا جو جانتا ہے)، ضَرَبَ رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوْهُ (جسکا باپ عالم ہے اس آدمی نے مارا)۔

تنبیہ: اس صورت میں صفت میں سے جو ضمیر موصوف کی طرف راجع ہوگی اس کا ترجمہ ''جو، جس یا جیسا'' وغیرہ ہوگا۔

تمرین

سوال1: صفت حقیقی اور صفت سببی الگ کریں نیز ترجمہ کریں۔

جَاءَ رَجُلٌ نَاصِرٌ، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ الْفَاضِلِ، قَامَ الرَّجُلُ الْعَالِمُ أَخُوْهُ، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ نَادِمَيْنِ، اِنَّ الرَّجُلَ الْعَالِمَ أَفْضَلُ مِنَ الْعَابِدِ، أُحِبُّ وَلَدًا مُجْتَهِدًا، رَاٰى زَيْدٌ شَجَرَةً طَوِيْلَةً. اِشْتَرَيْتُ أَقْلَامًا جَدِيْدَةً، فِي الْمَدِيْنَةِ رِجَالٌ صَالِحُوْنَ، رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا، اَلْاَوْلَادُ السَّابِحُوْنَ قَائِمُوْنَ عَلٰى شَاطِئِ النَّهْرِ، جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمَةٌ بِنْتُه.

الدرس السادس والاربعون

تاکید

تاکید وہ تابع ہے جو متبوع کے حالت کو نسبت یا شمولیت میں پکا کرنے کے لیے آتا ہے۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں۔(۱) لفظی (۲) معنوی

تاکید لفظی:

وہ تاکید جس میں لفظ مکرر ذکر کیا جاتا ہے: ضرب زید زید .

تاکید معنوی:

وہ تاکید جو مخصوص الفاظ سے لگائی جاتی ہے: جاء نی زید نفسه.

اس کے آٹھ الفاظ ہیں (۱) نفس (۲) عین (۳) کلا، کلتا (۴) کل (۵) اجمع (۶) اکتع (۷) ابتع (۸) ابصع.

☆ نفس اور عین کے ساتھ ضمیر استعمال ہوتی ہے جو مؤکد کے مطابق ہوتی ہے: جاء رجل نفسه ، عینه.

☆ کلا، کلتا تثنیہ کے ساتھ خاص ہے: جاء الزید ان کلاهما.

☆ اجمع کا صیغہ مؤکد کے مطابق استعمال ہوتا ہے: فسجد الملئكة كلهم اجمعون.

☆ اکتع، ابتع، ابصع یہ تینوں اجمع کے تابع ہیں اس کے بغیر نہیں آتے اور نہ ہی اس سے پہلے آتے ہیں: جاء القوم كلهم اجمعون اكتعون ابتعون ابصعون.

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

پہلے مؤکد کا اور پھر تاکیدی ترجمہ ''تمام، خوب، خود وغیرہ'' کرتے ہیں۔

تمرین

سوال درج ذیل جملوں میں موجود مؤکد تاکید کی پہچان کریں۔

حَضَرَ الْمَدْعُوّات کلّهم، رَغِبْتَ أنْتَ نَفْسُک فی الْخیر، رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ أَنْفُسَهُمَا، اِنّ الشّمْس اِنّها قَاتِلة للْجَرائیم، وَالصّلٰوۃُ عَلی النّبِیّ وَآلِہٖ أَجْمَعِیْنَ، کُنْتَ أَنْتَ الرّقِیْب عَلَیْهِمْ، حَدّثَنِی الْوَزِیْرُ نَفْسُه، دَخَلَ زَیْدٌ بِعَیْنِہٖ، جَاءَ النِّسَاءُ أکرمتُ کُلّهُنّ، ذَهَبَ الْقَوْمُ أَجْمَعُ أَکْتَعُ أَبْتَعُ أَبْصَعُ، فَسَجَدَ الْمَلٰئِکَةُ کُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ، اِشْتَرَیْتُ الْعَبْدَ کُلّه، کَذَبَ عَمْرٌو بِنَفْسِہٖ، أَحْسَنَ اِلَیْهِمْ أَنْفُسِهُمْ.

سوال 2: مذکورہ بالا جملوں کی نحوی ترکیب کریں

الدرس السابع والاربعون

بدل

وہ تابع جو نسبت سے خود ہی مقصود ہوتا ہے متبوع بطور تمہید ذکر کیا جاتا ہے:

جاء زید اخوک.

بدل کی اقسام: اس کی چار قسمیں ہیں

(۱) بدل کل (۲) بدل بعض (۳) بدل اشتمال (۴) بدل غلط

بدل کل:

وہ بدل جس سے مبدل منہ کا کل مراد ہو :جاء زید اخوک.

بدل بعض:

وہ بدل جس سے مبدل منہ کا جز مراد ہو: ضرب زید راسه.

بدل اشتمال :

وہ بدل جس سے مبدل منہ کا متعلق مراد ہو کل اور جز مراد نہ ہو: سُرِقَ زید ثوبه.

☆ بدل بعض اور بدل اشتمال میں بدل کے ساتھ ضمیر ذکر کی جاتی ہے۔

بدل غلط:

وہ بدل جس کا مبدل منہ غلطی سے ادا ہو جائے: مررت برجل حمار.

☆ لقب کے بعد نام آجائے تو لقب مبدل منہ اور نام بدل ہوگا: الشیخ امام افضل علماء الانام عبد القاهر.

☆ کسی عدد کے بعد اگر اس کی تفصیل آئے تو عدد کو مبدل منہ اور تفصیل میں آنے

والی اشیاء کو بدل بناتے ہیں: الحروف المشبهة بالفعل ستة احرف اِنَّ وَ اَنّ و كَاَن ولكنَّ وليت ولعلّ.

ترجمہ کرنے کا طریقہ:

☆ بدل کل میں بعض اوقات بلا کسی اضافے کے دونوں لفظ بالترتیب ذکر کردیے جاتے ہیں اور بسا اوقات درمیان میں **یعنی** کا لفظ بڑھا لیا جاتا ہے۔

☆ بدل بعض اور بدل اشتمال میں مبدل منہ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا **صرف بدل** کا ترجمہ کرتے ہیں۔

☆ بدل غلط میں مبدل منہ کا ترجمہ کر کے **سکتہ** کرتے ہیں اور پھر بدل کا ترجمہ کرلیا جاتا ہے۔

تمرین

سوال 1: بدل کی پہچان کیجیے اور ترجمہ کیجیے؟

رَأَیتُ زَیدًا أَخَاکَ، أَکَلتُ التُّفَّاحَ الرُّمَّانَ، ضَرَبْتُ السَّارِقَ رَأْسَه، صَلَّيْتُ فِي الْمَطْبَخِ الْمَسْجِدِ، اَعْجَبَنِی الرَّجُلُ عِلْمُه، خَابَ الْكَافِرُ مَكْرُه، زُرْتُ عَالِمًا أُسْتَاذَکَ، يُكَذِّبُ الْمُنَافِقُ بِالْقُرآنِ اٰيَاتِه، جَاءَ النَّاسُ أَهْلُ مَكَّةَ. أُتْلُوْا الْقُرآنَ سُوْرَةَ الْمُلْکِ، يَأْكُلُ خَالِدٌ الطَّعَامَ الْفَطُوْرَ، أَسْتَيْقِظُ لَيْلاً صَبَاحًا، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ رَجُلٍ ذَكِيٍّ.

الدرس الثامن والاربعون

عطف

یہ وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کے ساتھ ملکر نسبت سے مقصود ہوتا ہے اور دونوں کے درمیان حرف عطف ہوتا ہے اسے ''عطف بالحرف'' اور ''عطف نسق'' بھی کہتے ہیں: جاء نی زید و عمرو.

حرف عطف دس ہیں۔ وَ (اور) فَ (پھر فوراً) ثُمَّ (پھر) أَوْ (یا) أَمْ (یا) إِمَّا (یا تو) بَلْ (بلکہ) لٰكِنْ (لیکن) لَا (نہیں) حَتّٰى (یہاں تک کہ)۔

☆ اسم کا عطف اسم پر، فعل کا فعل پر اور حرف کا حرف پر ہوسکتا ہے: نضج الخوخ و العنب.

☆ ضمیر مرفوع متصل پر عطف کرنا ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے اس کی تاکید لگاتے ہیں: یا آدم اسکن انت و زوجک الجنة.

☆ مفرد کا عطف مفرد پر اور جملے کا جملے پر ہوگا: جَاءَ زَيْدٌ وَذَهَبَ أُخُوهُ.

عطف بیان:

یہ وہ تابع ہے جو صفت تو نہیں ہوتا لیکن اپنے متبوع کو خوب ظاہر کر دیتا ہے: اقسم بالله ابو حفص عمر.

☆ متبوع کو مبین اور تابع کو بیان یا عطف بیان کہا جاتا ہے۔

تمرین

سوال 1: مندرجہ ذیل جملوں میں معطوفات پہچانیے اور ترجمہ کیجیے۔

تَوَضّأَ زَيْدٌ وَعَلِيٌّ، قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍرضی اللہ عنہ، أَكَلْتُ الطَّعَامَ وَشَرِبْتُ الْمَاءَ، نَحْنُ مُقَلِّدُوالاِمَامِ الْأَعْظَمِ أَبِیْ حَنِيْفَةَ، مِنْ وَ اِلٰی مِنَ الْحُرُوْفِ الْجَارَّة، ضَرَ بَنِیْ وَأَكْرَمَنِیْ زَيْدٌ، أَصَابَ زَيْدٌ وَأَخْطَأَ عَمْرٌو، حسَابُ الدُّنْيا يَسِيْرٌ و حِسابُ الْاٰخرَة غيْرُ يسيرٌ، كُنتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ، أَنَا وَأَنْتَ وَزَيْدٌ أَصْدِقَاءُ.

الدرس التاسع والاربعون

قسم

جب کلام کو مؤکد کرنا ہوتا ہے تو قسم اٹھائی جاتی ہے: باللّٰہ لاضربن.

☆ چار حروف جارہ قسم کے لیے استعمال ہوتے ہیں: **ب و ت ل**. اور کبھی افعالِ قسم بھی استعمال کیے جاتے ہیں: **اقسم باللّٰہ لننصرنکم**

☆ ہر قسم کے لیے جواب قسم ہونا ضروری ہے جو قسم کے بعد آئے گا، اس کی **چار صورتیں** بنتی ہیں۔

(۱) **جملہ اسمیہ مثبتہ**: جب جواب قسم جملہ اسمیہ مثبتہ ہو تو واجب ہے کہ اس پر اِنَّ یا لام ابتدا آئے: **واللہ ان زیدا قائم، واللہ لزید قائم.**

(۲) **جملہ اسمیہ منفیہ**: جب جواب قسم جملہ اسمیہ منفیہ ہو تو واجب ہے کہ اس پر ما، لا اور اِنْ آئے: **واللہ ما زید قائما، واللہ لا زید فی الدار و لا عمرو، واللہ اِنْ زید قائما.**

(۳) **جملہ فعلیہ مثبتہ**: واجب ہے کہ اس پر لام ابتدا اور قد یا صرف لام ابتدا آئے: **واللہ لقد قام، واللہ لا فعلن کذا.**

(۴) **جملہ فعلیہ منفیہ**: اس کی **دو صورتیں** بنتی ہیں۔

(الف) ماضیہ (ب) مضارعہ

(الف) **ماضیہ**: اگر جواب قسم جملہ فعلیہ ہو اور فعل ماضی ہو تو اس پر ما کا آنا لازم ہے: **واللہ ما قام زید.**

(ب) **مضارعہ**: اگر جواب قسم جملہ فعلیہ ہو اور فعل مضارع ہو تو اس پر ما، لا، یا لن کا آنا ضروری ہے: واللہ ما افعلن کذا، واللہ لا افعلن کذا.

☆ اگر کوئی جملہ قسم کے بعد تو نہ ہو مگر وہ جواب قسم بن سکتا ہو تو وہاں جواب قسم محذوف مان لیا جاتا ہے۔

ترکیب:

واو حرف جار برائے قسم، **اللہ** اسم جلالت مجرور، جار اپنے مجرور سے ملکر **اقسم** فعل مقدر کا ظرف مستقر، **اقسم** فعل صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معروف، اس میں **انا** ضمیر اس کا فاعل، **اقسم** فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر قسم، **لام** ابتدائیہ برائے تاکید، **زید** مبتدا، **قائم** خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر جواب قسم

تمرین

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل جملوں میں قسم وجواب قسم کی پہچان کریں۔

وَاللّٰهِ لاکرمن الضیف، اقسم باللہ زید، أُقْسِمُ بِاللّٰهِ اِنّ اللّٰهَ وَاحِد، تَاللّٰهِ لَعَلِیٌّ صَادِقٌ، وَاللّٰهِ لَقَدِاجْتَهَدَ التِّلْمِيْذُ، اَللّٰهُ وَاحِدٌ وَاللّٰهِ، بِالرَّحْمٰنِ لَقَدْ فَازَ الْمُسْلِمُ، وَاللہ اِنّ الصَّلٰوةَ لَوَاجِبَةٌ، وَاللّٰهِ لَأُسَاعِدَنّ الْفَقِيْرَ، وَاللّٰهِ مَا عَلِيٌّ مُسَافِرًا، لِلّٰهِ لَا يُؤَخِّرُ الْأَجَلُ، فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ.

الدرس الخمسون

حروف غیر عامله

(1)حروف تاکید:

یہ تین حروف ہیں (۱)لام ابتدائیہ (۲)قد (۳)نون ثقیلہ، خفیفہ

لزید افضل من عمرو، قد افلح من تزکی، اضربنَّ، اضربنْ

(2)حروف استقبال:

یہ دو حروف ہیں (۱)سین: سیضرب (۲)سوف: سوف تعلمون

(3)حروف تنبیه:

یہ تین حروف ہیں (۱)اَلا: الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون (۲)اَمَا: اما والله لانصرنه (۳)ها: هذا.

(4)حروف ایجاب:

یہ چھ حروف ہیں (۱)نعم (۲)اجل (۳)جیر (۴)ان (۵)بلی (۶)ای

اَانت قائم؟ نعم، اجل، جیر، ان. اَلم تحفظ درسک؟ بلی، ای والله انه لحق.

(5)حروف تفسیر:

یہ دو ہیں (۱)ای: قطع رزقه ای مات (۲)اَنْ: نادینه ان یا ابراهیم

(6)حرف مصدریة:

یہ ایک حرف ہے (۱)ما: وضاقت علیهم الارض بما رحبت

(7)حروف تحضیض:

یہ چار حروف ہیں (۱)الا (۲)ھلا (۳)لولا (۴)لوما

الا، ھلا، لولا، لوما تحفظ الدرس.

(8)حروف استفھام:

یہ دو ہیں (۱)ہمزہ: ازید قائم (۲)ھل: ھل انت مسافر.

(9)حرف ردع:

یہ ایک حرف ہے (۱) کلا: کلا سوف تعلمون.

(10)حروف زوائد:

یہ آٹھ حروف ہیں (۱)ان (۲)ما (۳)ان

(۴)ل (۵)من (۶)کاف (۷)با (۸)لام.

ما ان مدحت محمدا بمقالتی لکن مدحت مقالتی بمحمد،

لا اقسم بهذا البلد.

(11)حروف شرط:

یہ دو حروف ہیں

(۱)اَمَّا: فاما الذین شقوا ففی النار (۲)لو: لو کان فیهما آلهة الا الله لفسدتا.

(12)لولا:

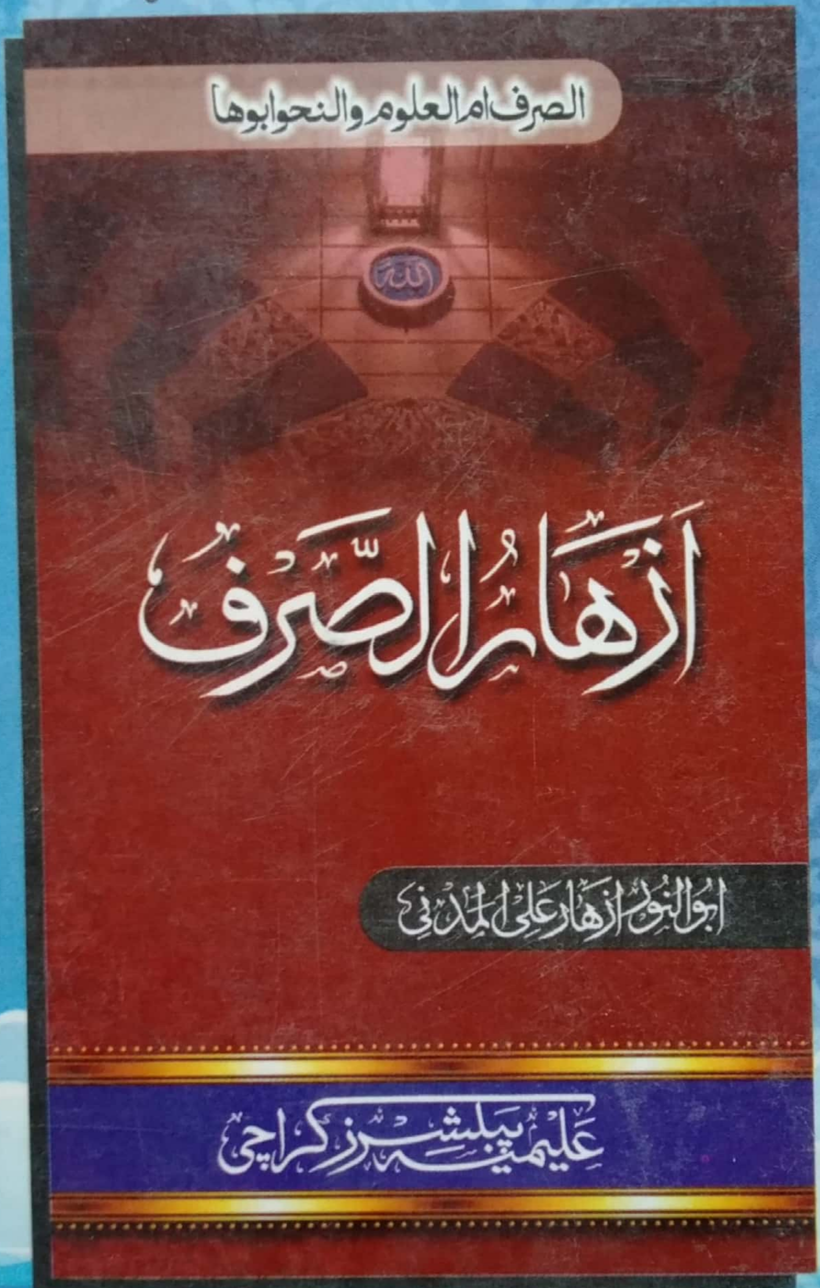
لولا: لولا علی لهلک عمر.

یادداشت

یاداشت

Scanned by CamScanner

آبِ علم کا ایک اور پیالہ۔۔۔۔
تشنگانِ علم کی پیاس کا تریاق لئے
اپنی منزل کی جانب تیزی سے گامزن۔۔۔۔
عنقریب وارد ہونے والا ہے۔



ناشر:
علیمیہ پبلشرز کراچی